اردو قواعد

(گیارھویں اور بارھویں جماعتوں کے لیے)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اردو قواعد

گیارھویں اور بارھویں جماعتوں کے لیے مشترکہ کتاب

Urdu Grammar for Class XI & XII

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

محکمہ فروغ وسائل انسانی (H.R.D)، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبۂ بہار کے لیے

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ

پہلی اشاعت : 2008

قیمت : Rs. 14.00

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پاٹلی پترا بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800 001 کے ذریعہ
شائع اور سن رائز پرنٹنگ ورکس، پٹنہ۔ 800 005 میں H.P.C کے 70 GSM (واٹر مارک)
ٹکسٹ پیپر پر کل 5000 کاپیاں چھاپی گئیں۔ Size : 24x18cm.

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اپنی بات

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی نئے نصابِ تعلیم کے مدِ نظر بارھویں کلاس کے لیے زبان وادب کی نئی کتاب اپنے صوبے کے ہونہار طالب علموں کے لیے پیش کرتے ہوئے ہمیں بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ دو سال پہلے سے ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی، بہار نے تمام زبانوں کی کتابیں بہار میں ہی تیار کر کے پیش کرنے کا جو نشانہ رکھا تھا، اس میں پچھلے سال گیارھویں جماعت کی کتابیں شائع ہوئیں اور اب بارھویں جماعت کی درسی کتاب آپ کے پیشِ نظر ہے۔ یہ کتابیں تعلیم کے جدید تصوّرات کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہیں۔ اس لیے ان کتابوں سے ہمارے طالب علم زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کر سکیں گے۔

جب تک ہمارا نصابِ تعلیم معیاری نہ ہوگا اور اس کے مطابق مناسب درسی کتابیں تیار نہ کر دی جائیں، اس وقت تک ہم اپنے ہونہار طالب علموں کی ضرورتوں کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔ یہ کتاب ایک نئے جوش اور جذبے کے ساتھ تیار کی گئی ہے جس میں ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ اسباق کے سمجھنے میں طلبہ کو زیادہ سے زیادہ سہولت حاصل ہو؛ اساتذہ کو تدریس کے دوران درسی کتاب کے ذریعے بھرپور تعاون مل سکے اور ہمارا طالبِ علم چلتے پھرتے زندگی کی بڑی بڑی باتیں اور علم وادب کے گہرے رموز سیکھتا جائے۔ اس کے لیے اسباق کے متن پر بھرپور تجزیاتی مشقیں شامل کی گئی ہیں تاکہ طالبِ علم کسی پریشانی میں نہیں پڑے۔

بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے میں ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی، بہار کے ڈائرکٹر، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ، (سینیر سکنڈری) کے ڈائرکٹر (اکادمک) اور نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کوآرڈینیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی وجہ سے ماہرین کا تعاون حاصل کیا جا سکا۔ میں ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی، بہار کی اورینٹل لینگویجز کمیٹی کے چیرمین کا بھی شکرگزار ہوں جنھوں نے اپنی نگرانی میں اردو، فارسی اور عربی کی درسی کتابیں تیار کرائیں۔

یہ کتابیں آئندہ اشاعتوں میں مزید رنگ وروغن کے ساتھ شائع کی جا سکیں گی لیکن موجودہ اشاعت میں سادگی میں پُرکاری ملاحظہ کرنے کے لیے میں اربابِ حل وعقد کو دعوت دینا چاہوں گا۔ کتاب میں کوئی فروگذاشت ہو تو اس کی اطلاع فوراً ہم پہنچائیں تاکہ بروقت اصلاح کر کے آئندہ اشاعتوں کو غلطیوں سے پاک رکھا جا سکے۔

حسنین عالم (آئی۔اے۔ایس)

مینیجنگ ڈائرکٹر، بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

گزارش

تقریباً ڈھائی برس پہلے اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔)، بہار نے اسکولی تعلیم کے لیے مبسوط نصاب تیار کرنے کی جو کوششیں شروع کیں، اس کے نتیجے کے طور پر پچھلے برس گیارھویں جماعت کے لیے زبان و ادب کی متعدد کتابیں شائع ہوئیں جنھیں گذشتہ سال ہمارے طلبہ نے پڑھا اور اس کی بنیاد پر ان کے سالانہ امتحانات ہوئے۔ طلبہ، اساتذہ، سرپرستوں اور ماہرین نے ہماری پچھلی کتابوں کو نہ صرف یہ کہ سراہا بلکہ انھیں بہار کے تعلیمی نظام کے لیے ضروری اور نیک فال قرار دیا۔ یہ سچ ہے کہ ہمارے ادارے نے پہلی بار بہار کے نصاب تعلیم اور درسی کتاب کے لیے تمام تر ذمے داریاں اپنے سر لیں۔ اردو، فارسی اور عربی کے سلسلے سے تو آج سے پہلے ہمارے ادارے میں کبھی بھی کسی کتاب کا خاکہ تک نہیں بنا تھا۔ ایسی صورت حال میں قومی سطح پر بڑے تعلیمی اداروں میں جس انداز سے کتابیں تیار کرانے کا سلسلہ رہتا ہے، ہم نے انھی خطوط پر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا۔ قومی اور صوبائی درسیات، نصاب تعلیم اور درسی کتاب سے متعلق مختلف ورک شاپ اور مذاکروں کے دوران کتابیں تیار کرنے کے لیے مختلف مضامین کے باصلاحیت، تجربہ کار اور محنتی لوگوں کی رفتہ رفتہ ایک ٹیم تیار ہوتی چلی گئی۔ اس کے بعد ہی یہ ممکن ہوا کہ ہمارا تعلیمی تصور، نصاب اور درسی کتاب میں ڈھل کر عوام کے سامنے آیا۔

اس کتاب کا ابتدائی خاکہ محمد علی الیاس صاحب نے تیار کیا تھا جس کی ترتیب و تدوین میں اساسی کام جناب محمد ولی اللہ نے انجام دیا۔ مسودے کو حتمی شکل عطا کرنے میں عظمت حسین خاں، طارق قاسمی، واحد نظیر، مشتاق احمد، عابدہ پروین، محمد جمال مصطفےٰ، محمد حبیب انصاری، ممتا بھارتی اور محمد آصف انصاری وغیرہ نے تعاون دیا۔ یہاں ان تمام صاحبان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ امید ہے یہ کتاب پسند کی جائے گی۔

پچھلے سال ہمارے طلبہ نے گیارھویں جماعت کے لیے تیار شدہ درسی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اب انھیں بارھویں کی نئی کتابوں کا انتظار ہے جنھیں پڑھ کر انھیں اپنے بورڈ کا امتحان دینا ہے۔ بارھویں کی کتاب بھی ہم نے اسی توجہ اور انہماک کے ساتھ تیار کرائی ہے جس طرح گذشتہ درجے کی کتاب تیار کی گئی تھی۔ ہمارا اندازہ ہے کہ یہ کتاب بھی ہمارے بچوں کو اسی طرح پسند آئے گی جس طرح پچھلے سال کی کتاب انھیں پسند آئی تھی۔ ہم نے ہر قدم پر یہ کوشش کی ہے کہ ہماری کتابیں دل چسپ، مکمل معلومات افزا اور ہر اعتبار سے کارآمد ہوں۔

اس کتاب کی اشاعت کے موقعے پر اورینٹل لینگویجز گروپ کے چیرمین جناب صفدر امام قادری، اردو درسی کتاب کمیٹی کے کوآرڈینیٹر جناب ظفر کمالی اور معاون کوآرڈینیٹر محترمہ ترنم جہاں کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں کیوں کہ انھوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ اس ذمے داری کو بہ حسن و خوبی انجام دیا۔ کتاب کی تزئین اور تصحیح کے کام میں بھی ان لوگوں نے مختلف افراد سے تعاون لے کر ہماری پریشانیاں کم کر دیں۔ مشاورتی کمیٹی اور اصلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین کے بھی ہم شکر گزار ہیں۔ انھوں نے ہماری کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور کتاب کو مزید بہتر اور کارآمد بنانے کے لیے مشورے عنایت فرمائے۔ اسکول، کالج اور یونی ورسٹیوں کے اساتذہ کتاب کی تیاری کے سلسلے سے متعدد ورک شاپ میں مدعو کیے جاتے رہے۔ ان کا اور ان کے پرنسپل صاحبان کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔

ہمیں اطمینان ہے کہ یہ کتاب بہار کے طلبہ کے لیے نہ صرف یہ کہ مفید ثابت ہوگی بلکہ نئے تعلیمی ماحول کی تعمیر میں بھی اس سے بھرپور مدد ملے گی۔ بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن کے اہل کار بالخصوص اس کے ایم۔ ڈی۔ جناب حسنین عالم کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جن کی کوششوں سے ہماری نصابی کتاب بروقت چھپ کر منظر عام پر آسکی۔ آیندہ اشاعتوں میں یہ کتاب اور زیادہ کارآمد ہوسکے، اس کے لیے ضروری ہے کہ پڑھنے والے اپنے مفید مشورے ہم تک ارسال کرنے کی زحمت اٹھائیں۔ طلبہ اور اساتذہ سے بھی ہماری گزارش ہوگی کہ اس کتاب کے بارے میں اپنی واضح رائے دیں۔ ان کا پیشگی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

ڈائرکٹر (انچارج)، ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔، بہار، (پٹنہ)

حسن وارث

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کمیٹی برائے درسی کتاب (اردو)

زیرِ سرپرستی

حسن وارث، ڈائرکٹر، ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی، بہار

رگھونش کمار، ڈائرکٹر (اکادمک)، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ، (سینیر سکنڈری)، پٹنہ

زیرِ رہنمائی

سید عبدالمعین، صدر، ٹیچر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی، بہار

ارچنا، لکچرر، ٹیچر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی، بہار

اراکین، نظرِ ثانی کمیٹی، ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی، بہار

علیم اللہ حالی، سابق صدر شعبۂ اردو، مگدھ یونی ورسٹی، بودھ گیا

فاروق احمد صدیقی، ڈین ہیومنیٹیز اور صدر شعبۂ اردو، بی۔آر۔اے۔ بہار یونی ورسٹی، مظفر پور

جمشید قمر، سابق صدر شعبۂ اردو، رانچی کالج، رانچی یونی ورسٹی، رانچی

اراکین، صلاح کار کمیٹی، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ، (سینیر سکنڈری)

وہاب اشرفی، سابق چیرمین، بہار یونی ورسٹی سروس کمیشن اور بہار انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کاؤنسل، پٹنہ

فصیح الزماں، صدر شعبۂ اردو، مگدھ یونی ورسٹی، بودھ گیا

اکادمک کنوینر

گیان دیومنی ترپاٹھی، کمیٹی برائے نصاب اور درسی کتاب

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کمیٹی برائے درسی کتاب (اردو)

چیرمین، اورینٹل لینگویجز گروپ، ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی، بہار

صفدر امام قادری، صدر شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ

کوآرڈینیٹر

ظفر کمالی، شعبۂ فارسی، زیڈ۔ اے۔ اسلامیہ کالج، سیوان

معاون کوآرڈینیٹر

ترنم جہاں، ریسرچ اسکالر، مگدھ یونی ورسٹی، بودھ گیا

مؤلفین

محمد علی الیاس، ہیڈ ماسٹر، بکھریوا اسکول، چنپٹیا، مغربی چمپارن

محمد ولی اللہ، ریٹائرڈ استاد، ہائی اسکول، جمشید پور

اراکین

عظمت حسین خاں، نان فارمل ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، مگدھ یونی ورسٹی، بودھ گیا

طارق قاسمی، شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ

مشتاق احمد، شعبۂ اردو، ملت کالج، دربھنگہ

واحد نظیر، استاد، شہید راجندر پرساد سنگھ پٹنہ ہائی اسکول، گردنی باغ، پٹنہ

محمد زاہد الحق، شعبۂ اردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی

عابدہ پروین، استاد، ہائی اسکول، مینا پور رائی، ویشالی

محمد جمال مصطفےٰ، ریسرچ اسکالر

محمد طیب انصاری، ریسرچ اسکالر

ممتا بھارتی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی، حیدر آباد (پٹنہ سنٹر)

محمد آصف انصاری، ریسرچ اسکالر

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

چند الفاظ نئے نصاب اور درسی کتاب کے بارے میں

2005 میں این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی نے ملک کے ممتاز ماہرین تعلیم اور دانش وروں کے تعاون سے قومی درسیات کا خاکہ (NCF-2005) شائع کیا۔ پورے ملک میں اس کے ابتدائی خاکے سے جو مباحث قائم ہوئے، انھی کا یہ اثر تھا کہ ملک کے طول و عرض میں مروجہ تعلیمی نظام میں خاطر خواہ تبدیلی لانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ بہار ان صوبوں میں شامل رہا جس نے نہ صرف یہ کہ قومی درسیات کے سلسلے میں اپنے واضح نقطۂ نظر کو پیش کیا بلکہ انھی مباحث کے دوران یہ تاثر بھی ابھرا کہ قومی سطح پر طے شدہ درسیات کے اس خاکے کو صوبۂ بہار کے مخصوص تناظر میں سو فی صد کارگر تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی بیچ یہ بات بھی سامنے آئی کہ مخصوص حالات کے پیش نظر بہار کی درسیات کا خاکہ بھی علاحدہ طور پر تیار کیا جانا چاہیے۔ Bihar Curriculum Framework (BCF-2006) صوبۂ بہار کے تعلیمی نظام کو ایک نئے تصور، نقطۂ نظر اور لائحہ عمل سے ہم آشنا کرانے کا شاید وسیلہ ثابت ہو۔

درسیات، نصاب اور درسی کتاب کے آپسی رشتوں کے بارے میں ہمارے صوبے میں زیادہ غور و فکر کی روایت نہیں تھی۔ خاکہ، نصاب تیار کرکے کتابیں بنالینے یا قومی سطح پر موجود درسی کتاب کو من وعن یا جزوی تحریف کے ساتھ استعمال میں لانے کا انداز گذشتہ دو دہائیوں سے قائم رہا ہے لیکن پچھلے سال پرانے طرز عمل کو چھوڑتے ہوئے نئے نشانات مقرر کیے گئے۔ این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کے NCF-2005 کی روشنی میں جس گفتگو کا آغاز ہوا اسے BCF-2006 اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کے نصاب اور بہار کے گذشتہ نصاب اور بہار ٹکسٹ بک اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کی کتابوں کا موازنہ کیا گیا اور یہ جانچنے کی بھی کوشش کی گئی کہ نصاب کا کتنا حصہ درسی کتاب میں شامل ہو سکا اور غفلت پسندی میں کتنا چھوٹ گیا۔ اس طرح تقریباً ایک برس کی صبر آزما سرگرمی کے بعد ہم بہار کے لیے ایک نیا نصاب تعلیم تیار کرنے میں کامیاب ہوئے۔

تعلیم سے متعلق دنیا میں جو نئے سوالات یا چیلنجز ہمارے سامنے ہیں، ان کو دیوار پر لکھی عبارت کی طرح ہم نے سب سے پہلے توجہ کا مرکز بنایا۔ ابتدائی درجات سے لے کر درجہ دوازدہم تک ہمارا طالب علم کس طرح زینہ بہ زینہ اگلی منزلوں کی طرف بڑھتا جائے گا، اس کا واضح خاکہ نصاب تیار کرتے ہوئے ہماری نگاہ میں تھا۔ ہر سطح سے آگے بڑھتے ہوئے بچہ کیا سیکھتا جائے گا جس سے اسے ایک ذمے دار اور موثر شہری بننے میں مدد ملے، اس کا بھی ہم نے دھیان رکھا۔ بچوں پر نظام تعلیم اور کتابوں کا غیر ضروری بوجھ نہ لد جائے، اس کے تئیں بھی ہم نے غفلت نہیں برتی۔ ان تمام امور پر بیدار رہتے ہوئے ہم نے اپنا نصاب تیار کیا۔

جہاں تک زبان و ادب کی تعلیم کا سوال ہے، اس کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے۔ مادری زبان تو وہ پونجی ہے جس کے بغیر بچے کا وجود

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تصور نہیں کیا جا سکتا۔ کئی دوسری زبانیں اور بولیاں بہار جیسے کثیر لسانی معاشرے میں پہلو بہ پہلو موجود ہیں۔ ایک بچے کو ان تمام زبانوں اور بولیوں میں سے متعدد کو بھی سیکھنے کی ضرورت ہوگی۔ زبانیں ماحول سے بچے کے اندر داخل ہوتی ہیں اور نصابی کتاب تک پہنچنے سے پہلے ہی سیکڑوں الفاظ اور جملوں سے وہ واقف ہو چکا ہوتا ہے۔ زبانوں کی مدد سے ہی وہ دوسرے مضامین کی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے۔ NCF-2005 نے خاص طور پر کثیر لسانی معاشرے کی پہچان کی اور ہندستان کی تہذیبی اور ثقافتی طاقت کو نصاب کا حصہ بنانے کی وکالت کی۔ صوبۂ بہار بھی بولیوں اور زبانوں کی اس زرخیزی کی بہترین تجربہ گاہ ہے جس کی وجہ سے نصاب تعلیم میں مختلف علاقائی، قومی اور بین الاقوامی زبانوں سے طلبہ کو روشناس کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح ہماری یہ کوشش رہی کہ یہ نصاب بہار کی خصوصی ضرورتوں کی تکمیل کرتے ہوئے نہ صرف قومی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو بلکہ اس کے دروازے اور کھڑکیاں بین الاقوامی فصیلوں کی طرف بھی کھلیں۔

اردو کے ساتھ فارسی اور عربی کے نصاب تعلیم کی ہماری مشترکہ ذمے داری تھی۔ ہندستانی معاشرے کے لیے اردو ایک زندہ اور روزانہ کام آنے والی زبان ہے جسے مادری زبان / پہلی زبان کے طور پر لاکھوں طالب علم اپناتے ہیں۔ فارسی اور عربی زبانیں ہر چند ہمارے معاشرے میں دوسری، تیسری اور چوتھی زبانوں کا درجہ رکھتی ہیں پھر بھی ان کی شدید ضرورت کے دو واضح اسباب ہیں۔ دونوں زبانیں کلاسیکی اہمیت کی حامل ہیں اور ان کا وقیع ادبی سرمایہ نہایت کارآمد ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دونوں زبانیں عالمی سطح پر بہترین معاشی وسائل فراہم کرتی ہیں۔ کلاسیکی ہونے کے باوجود یہ زبانیں زندہ اور متحرک ہیں۔ اس لیے ان دونوں زبانوں کے نصاب تعلیم اور درسی کتاب تیار کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ چھٹی جماعت سے انھیں پڑھنے کے باوجود بارھویں درجے تک پہنچ کر بچہ اتنی صلاحیت پیدا کر لے کہ وہ ان زبانوں میں کاروباری ضرورتیں پوری کر سکے۔

اردو مادری زبان ہے اور طلبہ کو درجۂ اول سے اس کا مطالعہ کرنا ہے، اس لیے اس زبان کے نصاب کی تیاری میں دوسرے اصول کار فرما ہے۔ مادری زبان سیکھنے کے وسائل نصابی کتاب اور کلاس روم کے علاوہ کئی اور بھی ہیں۔ دوسری زبانوں کے مقابلے اس کے سیکھنے کی رفتار تیز ہوگی۔ بچہ نصابی کتاب کے باہر سے بھی بہت کچھ نیا سیکھتا جاتا ہے۔ اس لیے مادری زبان کے نصاب کی تیاری میں ہمارے سامنے یہ چنوتی بھی ہوتی ہے کہ آخر پورے سال تواتر کے ساتھ اس نصاب کو کیسے پڑھایا جائے؟

پہلی سے بارھویں تک نصاب بنانے کے بعد پہلے مرحلے میں ہمیں گیارھویں جماعت کی درسی کتاب تیار کرنے کی ذمے داری ملی تھی۔ اب بارھویں کلاس کی باری ہے۔ ان درجوں میں ایک بالغ نظر طالب علم ہمارے سامنے رہتا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ گیارھویں اور بارھویں جماعتیں اسکولی زندگی کا ایسا مقام ہیں جس کے بعد طالب علم کی زندگی کے تعلیمی خاکے میں واضح تبدیلیاں آئیں گی۔ ممکن ہے بی۔ اے۔ کے درجات میں وہ زبان و ادب کا ہو کر رہ جائے یا ٹھیک اس کے برعکس ایسے مضامین کی طرف بڑھ جائے جہاں زبان و ادب کی کوئی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ دونوں صورتوں میں ہمارا مطمح نظر یہ رہا کہ طالب علم کی ادبی ضرورتوں کو ابتدائی طور پر اولیت دی جائے۔ اسے اس قدر ادب پڑھا دیا جائے کہ اگر اس نے ادب کو چھوڑ کر دوسرے مضامین کو اپنا لیا تب بھی اس کی تمام زندگی میں ادب کی روشنی موجود رہے یا اگر آیندہ وہ ادب کا ہی طالب علم ہونا چاہے تب بھی اس کی بنیاد اتنی ٹھوس اور مستحکم ہو جس سے وہ اعلا جماعتوں

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

میں ادب کا بہترین طالبِ علم بن سکے۔ انھی باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے گیارھویں اور بارھویں جماعتوں میں ہم نے ایک ایک درسی کتاب کے علاوہ تاریخِ ادب اور قواعد کی ایک ایک کتاب مشترکہ طور پر شامل کی ہے۔ اُن سب کے مطالعے کے بعد ایک طالبِ علم سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ابتدائی طور پر زبان و ادب کا بہترین طالب علم ثابت ہوگا۔

ہماری کتاب، کمیٹی کے تمام ارکان کی مسلسل محنتوں کا ثمرہ ہے۔ اس موقعے سے ہم اُن تمام افراد کے شکر گزار ہیں۔ محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری جناب انجنی کمار سنگھ، ڈائرکٹر، ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔، جناب حسن وارث، ڈائرکٹر (اکادمک)، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ، پٹنہ کے چیرمین پروفیسر اے۔ کے۔ پی۔ یادو، ڈائرکٹر اکادمک جناب رگھوونش کمار، سکریٹری جناب انوپ کمار سنہا کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں جن کی سرپرستی میں یہ پورا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ جناب سید عبدالمعین، ڈاکٹر قاسم خورشید اور محترمہ ارچنا، ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔ کے دیگر عملے اور نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کنوینر جناب گیان دیومنی ترپاٹھی کمیٹی کے ارکان کے ساتھ علمی اور تنظیمی امور پر جس فیاضانہ طریقے سے مسلسل تعاون فرماتے رہے، اس کے لیے شکریے کے الفاظ رسمی معلوم ہو رہے ہیں۔ ہمیں یہ اعتراف کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ اُن کی رہنمائی کے بغیر یہ کتاب پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

نظر ثانی اور صلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے، جنھوں نے ہماری کتاب کو توجہ کے ساتھ ملاحظہ کیا اور اپنے مفید مشوروں سے اسے زیادہ کارآمد بنایا۔ گورنمنٹ اردو لائبریری کے لائبریرین حسن احمد اور خدا بخش لائبریری کے اہل کاروں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے، جنھوں نے اس کتاب کی تیاری کے مرحلے میں فیاضی کے ساتھ ضروری کتابیں مہیا کرائیں۔ جناب روی راج اور جناب وصی احمد نے شعر و ادبا کی تصویریں اور متن سے متعلق اسکیچز تیار کر کے کتاب کے حُسن میں اضافہ کیا۔ ان اصحاب کا خصوصی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر کمپوزنگ کے مرحلے میں محترمہ سبیلہ قمر (ساحل پبلی کیشنز)، محمد معظم (ایم۔ ایم۔ کمپیوٹرس)، جمیل احمد اور شجاع الزماں ننھے (آئڈیل کمپیوٹرس) نے نہایت مستعدی سے ہماری کتابیں تیار کیں۔ محترمہ تسنیم فاطمہ، محترمہ نشاط کوثر، جناب اودھیش کمار اور جناب پنکیش کمار سنگھ نے اردو کتاب کی تزئین کے سلسلے سے دستِ تعاون بڑھایا۔ ہم ان تمام افراد کے شکر گزار ہیں۔ اسکول اور کالج کے جن اساتذہ نے ہماری ٹیم میں کام کیا، ہم اُن کے پرنسپل صاحبان کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انھیں فراخ دلی سے چھٹیاں دیں۔

اساتذہ کرام، سرپرست حضرات اور طلبہ سے ہماری گزارش ہوگی کہ اس درسی کتاب کے مشمولات کے بارے میں ہمیں اپنی رائے سے واقف کرائیں تاکہ آیندہ اشاعتوں میں اسے مزید کارآمد، سہل اور دل چسپ بنایا جاسکے۔

ہماری دعا اور تمنا ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی زندگی میں نئی روشنی کی ضمانت بن جائے۔

صفدر امام قادری

چیرمین، اورینٹل لینگویجز گروپ برائے درسی کتاب

صدر شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ (بہار)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہماری قواعد کی نئی کتاب

گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے قواعد کی ایک مختصر کتاب کو ہر زبان میں شامل کیے جانے کا فیصلہ طلبہ کے لیے تعلیم کا بوجھ بڑھانے کا کوئی ذریعہ نہیں بلکہ ان کی پریشانیوں کو کم کرنے کا ایک کارگر اور ضروری اقدام ہے۔ یہ فیصلہ اس لیے بھی کیا گیا کہ نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکثر و بیشتر اراکین کو اس بات کا عملی تجربہ تھا کہ قواعد کی ضروری معلومات ہمارے بچوں کے پاس نہیں ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ طلبہ غیر ملکی زبانوں کی قواعد پر بھرپور توجہ دیتے ہیں لیکن اپنی مادری زبان کے بارے میں ان کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوتی ہے کہ وہ اس کے تمام مسائل سے باخبر ہیں جس کے سبب اردو قواعد سے وہ سرسری گزرتے ہیں۔ یہ صورت حال اساتذہ کے ساتھ بھی ہے۔ ان کے دماغ میں بھی کبھی یہ بات گھر کر جاتی ہے کہ مادری زبان کی قواعد کو بہ تفصیل کیوں پڑھائیں۔ بچے اس سے واقف ہیں اور اپنے آپ مزید سیکھتے جائیں گے۔

اردو قواعد کے سلسلے سے بے توجہی کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ ہماری کتابیں بے انتہا تکنیکی ہو جاتی ہیں۔ ان کا ادب کے اطلاقی پہلوؤں سے بہت کم سروکار رہتا ہے اور قواعد کی تعلیم سے بچے اپنی زبان کو کیسے صیقل کرے، اس کے بارے میں قواعد کی کتابیں خاموش رہتی ہیں۔

موجودہ کتاب گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے مشترکہ طور پر تیار کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ درسی کتاب میں بھی قواعد سے متعلق مشقیں شامل کی گئی ہیں۔ ہر جگہ اطلاقی اور عملی پہلوؤں پر زور ہے۔ قواعد کی تدریس سے ہم بچے کو بغیر پھل والے بھاری بھرکم پیڑ کی طرح قائم کرنے کے طرف دار نہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ شعر و ادب پڑھتے پڑھتے بچے زبان کے اصول اور ان کی باریکیوں سے واقف ہو جائے اور اس طرح قواعد کی کتاب پڑھتے پڑھتے وہ زبان و ادب کی بہترین تعلیمات کا بھی واقف کار ہو جائے۔ یہ مشکل نشانہ ضرور ہے لیکن اگر اس مختصری کتاب میں اس کا کچھ حصہ بھی بچوں کے کام آ گیا تب ہم یہ مانیں گے کہ ہماری محنت کامیاب ہوئی۔ ہماری خواہش ہے کہ اساتذۂ کرام اور دیگر ماہرین اپنے مفید مشوروں سے ہمیں نوازیں تاکہ آیندہ اشاعت میں ہم اسے مزید بہتر بنا سکیں۔

ترنم جہاں
معاون کوآرڈینیٹر (اردو)

ظفر کمالی
کوآرڈینیٹر (اردو)

صفدر امام قادری
چیئرمین، اردو پینل لینگویج کمیٹی،
ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی، بہار

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فہرست

1	قواعد اور اس کے اجزا	1
2	حرف	1
3	حرف کی قسمیں	2
4	کلمہ	3
5	اسم خاص کی قسمیں	3
6	اسم عام کی قسمیں	4
7	جنس	5
8	مذکر و مونث الفاظ کی فہرست	7
9	تعداد	15
10	واحد۔ جمع کی فہرست	17
11	حالت	19
12	اسم ظرف	20
13	حاصل مصدر	21
14	اسم آلہ	21
15	ضمیر	23
16	صفت	25
17	فعل	26
18	حروف	28
19	متضاد الفاظ	29
20	مترادفات	33
21	متشابہ الصوت الفاظ اور ان کا معنوی فرق	34
22	سابقے اور لاحقے	35
23	محاورات	39
24	ضرب الامثال	42
25	کچھ مخصوص الفاظ اور ان کا باہمی فرق	43
26	مختلف الفاظ کی جگہ ایک لفظ	45
27	مرکب الفاظ	46
28	زبان و بیان کی غلطیاں اور ان کی اصلاح	46
29	جملہ	50
30	جملے کے اقسام	51
31	رموز اوقاف	52
32	عروض و بلاغت سے متعلق	
	چند ضروری اصطلاحات	56

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

قواعد اور اس کے اجزا

زبان کو صحیح صحیح لکھنے اور بولنے کے لیے کچھ اصول اور ضابطے ہوتے ہیں۔ ان اصولوں اور ضابطوں کو "قواعد" کہا جاتا ہے۔ اردو ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ اس کے صحیح صحیح لکھنے اور بولنے کے اصول اور ضابطے مقرر ہیں۔ اردو قواعد کا تعلق انھیں اصولوں اور ضابطوں کی تشریح و توضیح سے ہے۔ اس کے تحت حرفوں، لفظوں اور جملوں کی تقسیم، تعریف و تشکیل، ان کے برمحل استعمال اور ان کی ترتیب کے جملہ امور سے بحث کی جاتی ہے۔ اردو قواعد کے پانچ اجزا ہیں :

۱۔ ہجا (Orthography) : اس میں حروف اور حرکات کا بیان ہوتا ہے۔

۲۔ صَرف (Etymology) : اس کے ذیل میں لفظ کی تقسیم، گردان، اشتقاق اور تشکیل سے بحث کی جاتی ہے۔

۳۔ نحو (Syntax) : اس کے تحت جملے کے اجزا، ان کی تقسیم اور جملوں کے باہمی تعلق اور ترتیب کا بیان ہوتا ہے۔

۴۔ بیان (Rhetoric) : اس میں لفظوں کی فصاحت اور جملوں کی بلاغت سے بحث کی جاتی ہے۔

۵۔ عروض (Prosody) : نثر کے برعکس اس کا تعلق شعر سے ہے۔ اس کے تحت شعر کے وزن سے بحث کی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ املا، تلفّظ اور اوقاف کے جملہ امور بھی اردو قواعد میں زیر بحث آتے ہیں۔

حرف

کسی زبان کی سب سے چھوٹی اکائی حرف ہے۔ حرف دراصل آواز کی علامت ہے۔ دوسرے لفظوں میں آوازوں کی تحریری علامت کو ہی حرف کہا جاتا ہے۔ حرفوں کے مجموعے کو حروفِ تہجّی کہتے ہیں۔ اردو میں حروف تہجّی دو طرح کے ہیں۔ مفرد اور مرکّب۔

(۱) مفرد حروفِ تہجّی مندرجہ ذیل ہیں :

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی ے = ۳۶

(۲) مرکّب حروف یہ ہیں :

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ = ۱۵

حروف کی قسمیں :

تلفظ کے اعتبار سے مندرجہ ذیل حروف کی کئی قسمیں ہیں۔

ا، ن، و، ہ، ی

الف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) (i) الف مقصورہ : وہ الف ہے، جس کی آواز سادہ ہوتی ہے۔ جیسے

اوب، بال، ہوا۔

(ii) الف ممدودہ : اس پر یہ (~) علامت ہوتی ہے۔ اسے مد کہتے ہیں اور اسے کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے :

آم، آن، آگ

الف ممدودہ زیادہ تر لفظ کے شروع میں آتا ہے لیکن عربی کے کچھ الفاظ کے درمیان بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مآل، قرآن وغیرہ

(۲) (i) نونِ ظاہر : اس کا تلفظ بالکل ظاہر اور عیاں ہوتا ہے۔ جیسے : جان، پان، وحان، نمک، انصاف۔

(ii) نونِ غنہ : اس کی آواز ناک سے نکلتی ہے۔ جیسے : آنگن، پتنگ، پلنگ۔

لیکن یہ نون جب لفظ کے آخر میں آئے تو اس پر نقطہ نہیں ہوتا۔ جیسے : کہاں، نہاں، جہاں، تمہیں۔

(۳) واو کی تین قسمیں ہیں :

(i) واو معروف : یہ واو کھینچ کر پڑھی جاتی ہے۔ اور اس پر (') کی علامت ہوتی ہے۔ جیسے : خوب، طُو، سو، نور، چور۔

(ii) واو مجہول : جسے کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے : کو، مول، اوس، شور

(iii) واو معدولہ : یہ واو لفظ میں لکھے ہونے کے باوجود پڑھی نہیں جاتی۔ جیسے : خواب، خواہش، خوش، خورشید

(۴) گول (مُدَوَّر) "ہ" کی دو قسمیں ہیں :

(i) ہائے ملفوظی : وہ "ہ" جس کا تلفظ کیا جاتا ہے۔ جیسے : گناہ، سیاہ، پناہ، کوہ

(ii) ہائے مختفی : اس کی آواز "الف" کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ جیسے : بندہ، گندہ، رشتہ، قصہ، حصہ، لہجہ

(۵) "ی" کی دو قسمیں ہیں :

(i) یائے معروف : اس میں 'ی' کا تلفظ کھینچ کر کیا جاتا ہے۔ جیسے : پانی، روٹی، کمائی، جیت، میت، امیر

(ii) یائے مجہول : اس کی آواز سادہ ہوتی ہے۔ جیسے : گیرے، پارے، ایک، ریل، کھیت وغیرہ
جب کسی لفظ کے درمیان یائے معروف آتی ہے تو اس کی پہچان کے لیے اس کے نیچے کھڑا زیر کی علامت دے دیتے ہیں۔
جیسے : جھیل، گیت، خورشید وغیرہ

کلمہ

چند حروف کے ملنے سے لفظ بنتا ہے۔ لفظ بامعنی بھی ہو سکتا ہے اور بے معنی بھی۔
بامعنی لفظ قواعد کی اصطلاح میں کلمہ کہلاتا ہے اور بے معنی لفظ مہمل۔ بامعنی لفظ کسی دوسرے کلمے کی مدد کے بغیر اپنے معنی آپ دیتا ہے۔ جیسے : اسلم، انور، قلم، آیا۔ وغیرہ

کلمہ کی چھ قسمیں ہیں :

اسم، ضمیر، صفت، فعل، متعلق فعل، حروف

اسم کی افراد کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں : اسم خاص، اسم عام

اسمِ خاص کی قسمیں

اسم خاص : کسی فرد یا چیز کے مخصوص نام کو کہتے ہیں۔ اس سے ایک ہی فرد مراد ہوتا ہے۔ اس کی درج ذیل قسمیں ہیں :

اسمِ علَم : کسی فرد، جگہ یا کسی چیز کے خاص نام کو کہتے ہیں۔ زید، فاطمہ، لال قلعہ، گنگا، ہمالیہ وغیرہ۔ اسم علَم کا دوسرا نام ''اسم خاص یا معرفہ'' بھی ہے۔

کنیت : وہ نام جو ماں، باپ، بیٹے یا کسی اور کے تعلق سے مشہور ہو، کنیت ہے۔ جیسے ابن مریم، بنت زینب، ابوالقاسم، ام کلثوم، ابوہریرہ۔ ایسے ناموں کے پہلے عموماً ابن، بنت، ابو، ام ہوتا ہے جن سے رشتے ظاہر ہوتے ہیں۔

لقب : وہ نام جو کسی خوبی یا برائی کی بنا پر عوام کی طرف سے دیا جائے، اسے لقب کہتے ہیں۔ جیسے رستم ہند، ملکۂ ترنم، بلبل ہند، بابائے اردو، محسن الملک، شیر خدا، جہاں گیر، کلیم اللہ، ابوجہل وغیرہ۔

خطاب : بادشاہ، حکومت یا امرا کی طرف سے جو اعزازی نام دیے جاتے ہیں، وہ خطاب ہیں۔ جیسے نجم الدولہ، وقار الملک، خان بہادر، بھارت رتن، سر، شمس العلما، عماد الملک وغیرہ۔

عرف۔ اصلی نام کے علاوہ کسی طرح کی عزت یا پیار سے جو نام رکھ دیا جائے یا اصلی نام کی مختصر شکل ہو اسے عرف کہتے ہیں۔ جیسے۔

کلو، پپو، گڑیا، بچو، منجھو، شمسو (شمس) فخرو (فخرالدین)۔

تخلص : شاعر اپنے اصلی نام کے علاوہ ایک مختصر سا نام رکھ لیتا ہے جسے وہ اپنے کلام میں استعمال کرتا ہے۔ عام طور سے عوام شعرا کو اس کے تخلص ہی سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ مثلاً: غالبؔ، حالیؔ وغیرہ۔ کبھی اصلی نام ہی بطور تخلص استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: اقبالؔ

اسمِ عام کی قسمیں

اسمِ عام : ایک طرح کی بہت سی چیزوں کے عام نام کو کہتے ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :

ا۔ اسمِ نکرہ : وہ اسم جس سے کسی چیز یا شخص کا علم حاصل ہو۔ یہ عام ہو، خاص نہ ہو۔ جیسے گائے، پہاڑ، آدمی، لڑکا وغیرہ۔ اس کی حسبِ ذیل دو صورتیں پائی جاتی ہیں :

(i)۔ مصغر : وہ لفظ جو کسی بڑی چیز کو چھوٹا کر کے دکھائے مصغر ہے۔ جیسے کھاٹ سے کھٹولا یا کھٹیا، لوٹا سے لٹیا، دیگ سے دیگچی وغیرہ۔

(ii)۔ مکبر : وہ لفظ جو کسی چھوٹی چیز کو بڑا کر کے دکھائے مکبر ہے۔ جیسے : بات سے بتنگڑ، پگڑی سے پگڑ، داو سے شاور وغیرہ۔

اسمِ مصغر اور اسمِ مکبر کی چند مثالیں

اسمِ مصغر	اسمِ مکبر	اسمِ مصغر	اسمِ مکبر	اسمِ مصغر	اسمِ مکبر	اسمِ مصغر	اسمِ مکبر
بالی	بالا	تھالی	تھال	لٹیا	لوٹا	صندوقچہ	صندوق
پہاڑی	پہاڑ	ڈھولک	ڈھول	نالی	نالا	تھیلی	تھیلا
گٹھری	گٹھر	ڈبیا	ڈبا	دریچہ	در	مشکیزہ	مشک
شاہ	شہنشاہ	سوار	شہسوار	کٹوری	کٹورا	باغیچہ	باغ
دیگچی	دیگ						

۲۔ اسمِ جنس : جو چیزیں ناپی اور تولی جاتی ہیں انھیں اسمِ جنس کہتے ہیں۔ جیسے : تیل، گھی، دودھ، چاول، لوہا وغیرہ

۳۔ اسمِ کیفیت : وہ اسم جس سے کوئی حالت یا کیفیت ظاہر ہو۔ جیسے : سختی، روشنی، درد، خوشی، بڑھاپا، بیماری وغیرہ۔

۴۔ اسمِ جمع : وہ اسم جس سے آدمیوں یا چیزوں کے گروہ یا جھنڈ کا پتا چلے۔ جیسے : فوج، انجمن، جماعت، قطار وغیرہ۔

۵۔ اسم آلہ : اوزار یا آلے کے نام کو اسم آلہ کہتے ہیں۔ جیسے : چاقو، نہرنی، قلم تراش، وغیرہ۔

۶۔ اسم ظرف : وہ اسم ہے جس سے جگہ یا وقت کا نام معلوم ہو۔ جیسے : گوشالا، قبرستان، صبح، شام وغیرہ۔

لوازمِ اسم

ہر اسم میں چند خصوصیتیں لازمی طور پر پائی جاتی ہیں۔ یہ یا تو واحد ہوں گے یا جمع کی شکل میں ملیں گے۔ یہ مذکر ہوں گے یا مونث۔ اسی طرح یہ کام کرنے والے ہوں گے یا کام کا اثر لینے والے۔ اسم کی ان خصوصیتوں کو لوازمِ اسم کہتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں :

(۱) جنس (۲) تعداد (۳) حالت

جنس (تذکیر و تانیث)

اسم یا تو مذکر (نر) ہوتا ہے یا مونث (مادہ)۔ یہ تذکیر و تانیث کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اردو میں جنس کی دو قسمیں ہیں۔ جنس حقیقی اور جنس غیر حقیقی۔

(i) جنس حقیقی : جس جنس میں نر اور مادہ کی علامتیں قدرت کی طرف سے موجود ہوتی ہیں۔

مرد۔ عورت، گائے۔ بیل، مرغا۔ مرغی، لڑکا۔ لڑکی وغیرہ

(ii) جنس غیر حقیقی : جنس غیر حقیقی سے مراد بے جان اسما ہیں، ان میں تذکیر و تانیث کی پہچان کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔ جیسے : پہاڑ، قلم، کتاب وغیرہ۔

تذکیر و تانیث کے کچھ اصول درج ذیل ہیں :

جان دار اسموں کی تذکیر و تانیث :

۱۔ اگر ہندی الاصل الفاظ کے آخر میں 'الف' ہو تو وہ مذکر ہوں گے۔ جیسے : بیٹا، چوہا۔

۲۔ اگر فارسی الفاظ کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' ہو تو مذکر ہوں گے۔ جیسے : خدا، بندہ

۳۔ اگر ہندی الاصل الفاظ کے آخر میں 'ی' ہو اور وہ پیشہ وروں کے نام نہ ہوں تو مونث ہوں گے۔ جیسے : بیٹی، بکری،

۴۔ جن ہندی الاصل الفاظ کے آخر میں 'یا' ہو، وہ بھی مونث ہوتے ہیں۔ جیسے : چڑیا، کتیا، گڑیا۔

۵۔ مونث اور مذکر کے لیے الگ الگ الفاظ بھی ہوتے ہیں۔ جیسے : ماں، باپ، بھائی، بہن، بیل، گائے

(کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن پر مذکورہ اصول کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ایسے لفظوں کو "مستثنیٰ" کہتے ہیں۔)

مذکر سے مونث بنانے کے قاعدے :

۱۔ مذکر کے 'الف' یا 'ہ' کو مونث کی 'ی' سے بدل کر۔ جیسے :

بیٹا ۔ بیٹی، بندہ ۔ بندی چیونٹا ۔ چیونٹی، اندھا ۔ اندھی

۲۔ مذکر الفاظ کے آخر میں 'ی' بڑھا کر۔ جیسے :

برہمن ۔ برہمنی ہرن ۔ ہرنی

۳۔ مذکر کے آخری حرف کو 'ن' سے بدل کر، یا آخر کے کسی حرف کو ہٹا کر 'ن' کے اضافے سے۔ جیسے :

بھنگی ۔ بھنگن، جوگی ۔ جوگن، گوالا ۔ گوالن، دھوبی ۔ دھوبن

۴۔ مذکر الفاظ کے آخر میں 'ن' بڑھا کر۔ جیسے :

ناگ ۔ ناگن، چمار ۔ چمارن

۵۔ مذکر کے آخری حرف کو گرا کر 'نی' یا 'انی' کے اضافے سے۔ جیسے :

شیر ۔ شیرنی استاد ۔ استانی ڈاکٹر ۔ ڈاکٹرنی

مہتر ۔ مہترانی مغل ۔ مغلانی ڈوم ۔ ڈومنی

۶۔ مذکر کے آخری حرف کو ہٹا کر یا بغیر ہٹائے 'یا' بڑھا کر۔ جیسے :

چوہا ۔ چوہیا کتا ۔ کتیا

چند قابلِ توجہ امور

☆ مندرجہ ذیل الفاظ مذکر ہیں، ان کا مونث نہیں ہوتا۔

توتا، کوا، اژدہا، باز، الو، تیندوا، چیتا، بھانڈ، بجڑوا، مگرا، پکھوا۔

☆ مندرجہ ذیل الفاظ مونث ہیں، ان کا مذکر نہیں ہوتا۔

چیل، چڑیل، بیئچ، ڈائن، فاختہ، سوت، مینا، لومڑی، بیوہ، سہاگن، مکھی، جھینگر، چھپکلی، چھچھوندر، بجڑ۔

☆ اکثر اوقات الفاظ کے ساتھ نر اور مادہ کا لفظ لگا کر مذکر و مونث بنا لیتے ہیں۔ مثلاً مادہ خر، نر گاو، مادہ خرگوش یا چیتے کی مادہ۔

☆ اسم یا صفت کے آخر میں پن لگا کر بنے الفاظ مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے بچپن، لڑکپن، دیوانہ پن وغیرہ۔

☆ ہندی مصدر مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے : اس کا مرنا سب کو شاق گزرا۔ لیکن جب مونث لفظ سے متعلق ہوتا ہے تو اس کی صورت بھی مونث ہو جاتی ہے۔ جیسے : بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی۔ اہل لکھنؤ ہر حال میں مصدر کو مذکر ہی بولتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

☆ اگر دو الفاظ میں ایک مونث اور دوسرا مذکر (مع حرف عطف یا بلا حرف عطف) ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث آخری لفظ کے لحاظ سے ہوگی۔ جیسے : آب و ہوا، قلم و دوات، آب و غذا، آب و گل، کشت و خون۔

☆ آخر میں 'گاہ' آنے پر مونث ہیں۔ جیسے : تعلیم گاہ، درس گاہ، بندرگاہ، قیام گاہ وغیرہ۔

☆ چند الفاظ مذکر و مونث دونوں یا کہیں مذکر تو کہیں مونث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے : سانس، فکر، فاتحہ، املا

مذکّر الفاظ کی فہرست

(آ)	آسمان	آستانہ	آرام	آشیاں	آنچل	آنسو
	آئین	آفتاب	آنگن	آئینہ	آکاش	آسیب
(الف)	انتظار	استعمال	ایندھن	اُبال	اوسط	استعفےٰ
	اظہار	انعام	انصاف	اناج	انگور	اوزار
	انار	امن	اصطبل	انسان	اشارہ	ادب
(ب)	بندوبست	بچھاون	بیان	بیاباں	بادل	باطن
	باغ	بُت	بخار	بُگل	بدن	برتن
	برگ	بستر	بیج	بول	بازار	بادام
(پ)	پتھر	پرچم	پنگھٹ	پڑاو	پہلو	پہر
	پاجامہ	پانی	پل	پرہیز	پلنگ	پلاو
	پہاڑ	پیڑ	پنیر	پودا	پکوان	پلڑا

(ت)	تکیہ	تن	ترکش	تیور	تار	تالاب
	تمر	تخم	تخت	تیزاب	تاج	تابوت
(ٹ)	ٹفن	ٹاپو	ٹائپ	ٹیکس	ٹکٹ	
(ث)	ثبوت	ثبت	ثمر	ثواب	ثانی	ثانیہ
(ج)	جلوس	جرم	جن	جوا	جوش	جادو
	جگر	جی	جہاد	جہاز	جال	جانور
	جزدان	جگنو	جسم	جھرمٹ	جوہر	جھنجھٹ
	جھنڈا	جنون	جواب	جوڑ	جھولا	جھینگر
(چ)	چکر	چلن	چراغ	چاک	چاقو	چابک
	چمن	چکور	چال چلن	چھپر	چھید	چرچا
(ح)	حال	حسن	حوصلہ	حساب	حیلہ	حملہ
	حیوان	حل	حکم	حباب	حجاب	حشر
(خ)	خاکہ (خاکا)	خمار	خیمہ	خرچ	خوف	خانہ
	خیال	خواب	خمیر	خنجر	خون	خلعت
	خزانہ	خال	خلل	خاندان	خراج	
(د)	دفتر	دلال	دستخط	دم	دوشالہ	دور
	دست	دالان	دامن	دہی	دام	دل
	دیا	داغ	دانت	درخت	درد	درشن
	دربار	دستور	دوست	دھواں	دین	دیوان
	دیپ	دعا	دوزخ	دوش	دیدہ	دیو
(ڈ)	ڈھب	ڈھال	ڈھیر	ڈھول	ڈھنگ	ڈر
	ڈراما	ڈاکا	ڈول	ڈھانچہ	ڈھیل	ڈھب

(ذ)	ذہن	ذوق	ذکر	ذرّہ	ذبح	ذریعہ
(ر)	رزق	روشن دان	رخسار	رومال	ریشم	روغن
	راز	رعب	رقیب	رُکن	رنگ	رنج
	روگ	رحم	راگ	رفو	رواج	روزگار
	ریگستان	راستہ	رجحان	رُخ	رَخش	
(ز)	زین	زنگ	زیتون	زوال	زخم	زکام
	زمرّد	زہر	زور	زیور	زعم	زمزم
(س)	سایہ	سلام	سر	سحاب	سوز	سالن
	ستون	سحر	سفر	سیندور	سبب	سرکس
	سبق	سلوک	سراغ	سامان	سِرا	سہارا
	سیپ	ساز	ستار	سمندر	سراپا	سخن
(ش)	شکم	شکار	شگاف	شرر	شمار	شہر
	شرف	شک	شیر	شباب	شجر	شعور
	شہد	شوق	شر	شاہد	شہپر	شہد
(ص)	صنوبر	صبر	صوفی	صابن	صیّاد	صندوق
	صوم	صحن	صندل	صِفر		
(ض)	ضلع	ضعف	ضیغم	ضبط	ضرر	
(ط)	طبلہ	طعنہ	طُول	طعام	طبقہ	طوہ
	طریقہ	طلسم	طاؤس	طوفان	طاؤن	طوطی
	طواف	طشت	طلسمات	طاق	طلوع	طعنہ
(ع)	عزم	عصر	عود	عیب	علاج	عطر
	عنبر	عفو	عیش	عدل	عرس	عصا

(غ)	غلام	غبن	غنچہ	غبار	غسل	غضب
	غم	غور	غول	غدر	غار	غش
(ف)	فرمان	فردوس	فرار	فخر	فریب	فولاد
	فانوس	فیض	فن	فرق	فرض	فرش
	فساد	فقیر	فضل	فروغ	فلک	فن
(ق)	قرض	قفس	قحط	قلم (آلۂ تحریر)	قیاس	قند
	قلب	قفل	قبرستان	قبضہ	قبض	قرار
	قالین	قابو	قیام	قرعہ	قبلہ	قتل
(ک)	کمال	کلس	کپاس	کواڑ	کھیت	کوٹ
	کفن	کفر	کاجل	کاروبار	کاغذ	کافور
	کلام	کام	کباب	کبوتر	کھٹمل	کانچ
(گ)	گوند	گھونٹ	گھاٹ	گھونگٹ	گھنٹہ	گھی
	گرگٹ	گناہ	گلاب	گھنگرو	گھڑیال	گیت
	گیسو	گھر	گاؤ	گریبان	گلزار	گلشن
(ل)	لڑکپن	لقب	لنگر	لشکر	لین دین	لب
	لالچ	لباس	لفظ	لگاؤ	لغت	لگان
(م)	مزاج	مزار	مکان	مکھن	مرغ	میدان
	ماہتاب	مچان	مرگھٹ	میوہ	موڑ	موم
	مور	مطلب	ملال	موسیقی	مرہم	منصوبہ
	مواد	مچ	مقبرہ	مندر	موتی	مینار
	مہر (حقِ زوجیت)	مہر (سورج)		موقع	مے	مینا

(ن)	نفع	نفس	نصاب	نکاح	نسب	نیلام
	نیلم	نقد	نذرانہ	نمک	نصیب	ناخن
	نباہ	نشان	ناچ	ناک	نجم	نرغہ
(و)	وقف	وہم	وطن	وصف	وصال	وار
	واحد	ورق	وبال	وقت	وجد	وحی
(ہ)	ہضم	ہلال	ہرج	ہدیہ	ہل	ہاتھ
	ہاتھی	ہتھیار	ہجوم	ہدف	ہوش	ہراول
(ی)	یرقان	یقین	یاور	یوم	یار	یاقوت

مونّث الفاظ کی فہرست

(آ)	آبرو	آنچ	آنت	آگ	آمد	آفت
	آن	آواز	آہٹ	آستین	آنکھ	آخرت
(الف)	افواہ	ارہر	اقلیم	اولاد	اردو	ابتدا
	اجل	اجرت	ادا	اذان	افتاد	افیون
	اوکھلی	امید	انجمن	الجھن	اجازت	امنگ
(ب)	بارش	بارود	باڑھ	ببول	بلا	بکواس
	بندوق	بوتل	بو	بوند	بحث	بغاوت
	برات	برداشت	برف	بلا	بہار	بھوں
(پ)	پرواہ	پسند	پرت	پنگھٹ	پائل	پہچان
	پکار	پونچھ	پنچایت	پکڑ	پتوار	پت جھڑ
	پناہ	پیاس	پیٹھ	پوشاک	پیداوار	پگڑی

(ت)	تعلیم	تعریف	تاثیر	تجارت	تہذیب	تاکید
	تعطیل	تلوار	تراش	ترکیب	توقع	تقریر
	تقدیر	تمیز	تمنا	توبہ	توپ	توجہ
	تیغ	ترازو	تعداد	تکرار	تلاش	تنخواہ
(ٹ)	ٹرین	ٹوٹ	ٹوہ	ٹوک	ٹم ٹم	ٹیس
	ٹکسال	ٹکر	ٹانگ	ٹکیہ	ٹھیس	ٹھٹھول
(ث)	ثنا	ثروت	ثابت قدمی	ثقافت	ثالثی	
(ج)	جیب	جوں	جازم	جاگیر	جامن	جام
	جانماز	جدوجہد	جفا	جنس	جھاڑو	جھلک
	جنگ	جگہ	جز	جماعت	جان	جانچ
	جلن	جائداد	جرح	جلد	جیت	جراحت
(چ)	چنگاری	چڑھ	چٹکی	چٹنی	چیچک	چوکھٹ
	چلمن	چائے	چشم	چڑیا	چلم	چمگادڑ
	چونچ	چیز	چھاپ	چھیڑ	چھینک	چٹان
	چال	چارپائی	چادر	چسکی	چلاہٹ	چاندی
	چمک	چاہ	چاہت	چستی	چٹی	
(ح)	حیرت	حکمت	حفاظت	حمایت	حماقت	حور
	حیثیت	حج	حقیقت	حجامت	حد	حاجت
	حالت	حرکت	حقارت	حمد	حیا	
(خ)	خطا	خوراک	خواب گاہ	خوشبو	خیر	خواہش
	خیریت	خیرات	خوبی	خبر	خدمت	خاطر
	خزاں	خدمت	خرید	خدائی	خوشامد	

(د)	درخواست	دید	دعوت	دہشت	دستک	دُوب
	دھوم	دیگ	دیمک	دیوار	داد	دھاک
	دھار	دشمن	دھوپ	دہلیز	دھول	
	دنیا	دوا	دستار	دکان	دعا	دغا
	دلیل	دق	دم	داستان	دال	
(ڈ)	ڈور	ڈکار	ڈھال	ڈھارس	ڈگر	ڈاک
	ڈپٹ	ڈانٹ	ڈال	ڈینگ	ڈولی	
(ذ)	ذلت	ذوالفقار	ذم	ذکاوت	ذہانت	
(ر)	ردیف	رسد	راہ	راکھ	راس	رسم
	رعایا	رسید	رونق	روح	رگ	روداد
(ز)	زلف	زکار	زینت	زبان	زمین	زنجیر
(س)	سزا	سطر	سند	سرنگ	سالگرہ	سحر (صبح)
	سطح	سڑک	سیر	سینچ	سیپ	سمجھ
	سسرال	سرکار	سخاوت		سپاہ	سلطنت
	سلامت	سازش	سفارش	سوغات	سبکدوشی	
(ش)	شان	شہادت	شراب	شفا	شرارت	شرافت
	شرط	شرم	شکل	شطرنج	شکر	شبنم
	شام	شامت	شکایت	شوکت	شاخ	شاہراہ
	شب	شرح	شرع	شعاع	شفق	شریعت
(ص)	صبح	صبا	صدا	صف	صلح	صورت
(ض)	ضد	ضیا	ضرورت	ضمانت	ضرب	ضو
(ط)	طرف	طلب	طبیعت	طرز	طعن	طب
	طرح	طمع	طلاق	طشتری		

(ع)	عمر	عندلیب	عطا	عزت	عقل	عید
	عبا	عینک	عزت	عصمت	عقیدت	
(غ)	غذا	غزل	غلیل	غرض	غنیمت	غفلت
(ف)	فصل	فریاد		فتح	فضا	فلاح
	فنا	فوج	فغاں	فجر	فکر	فرصت
(ق)	قطار	قدر	قینچی	قمیض	قبر	قسم
	قسط	قسمت	قیمت	قوم	قید	قبا
	قضا	قندیل	قوت	قے		قیامت
(ک)	کانچ	کتاب	کمر	کائنات	کنگھی	کیل
	کدورت	کرامت	کمان	کمند	کلاہ	کوکھ
	کش مکش	کشش	کونپل	کھال	کھجور	کھیر
	کیچڑ	کوئل	کسوٹی	کروٹ	کسک	
(گ)	گردش	گانٹھ	گاجر	گفتار	گنگا	گرہ
	گرفت	گاگر	گردن	گرو	گود	گنجائش
(ل)	لکیر	لچک	لالٹین	لمحہ	لپک	لگن
	لوٹ	لاج	للکار	لاش	لگام	لونگ
	لچر	لٹ	لاگت	لعنت	لڑائی	لہر
	لار	لیاقت	لوچ	لو	لاہ	لت
(م)	مانگ	ملاقات	مثال	محفل	مہک	مثل
	مخاس	منزل	منجدھار	مچان	مجال	مخمل
	مسند	مرمت	ممتا	مشعل	مشین	مسجد
	مراد	ملاوٹ	مالا	مصیبت	مسکراہٹ	محبت
	مدت	میعاد	مہر	محنت	مونچھ	موج

	موت	مورت	متاع	مثال	مبارک باد	محراب
	مدد	مسواک	میزان	مدارات		
(ن)	نسل	نرگس	ناک	ناف	ندا	نبض
	نذر	نشوونما	نقل	نگاہ	نماز	نوید
	نظم	نوک	نظیر	نس	نہر	نظر
	نزاکت	نفرت	نجات	نصیحت		
	نفاست	نیند	نیت	نمائش	نمو	نوبت
(و)	ورزش	وداع	وکالت	واہ	وبا	وجہ
	وحی	وفا	ولایت	ولادت	وقعت	
(ہ)	ہمت	ہدایت	ہزل	ہٹ	ہوک	ہوڑ
	ہتک	ہڑتال	ہوا	ہلچل	ہار	ہاٹ
	ہجو	ہیبت	ہلاکت	ہجرت	ہچکی	
(ی)	یادگار	یاسمین	یاس	یاد	یورش	یادداشت

تعداد

(واحد اور جمع)

گنتی کو تعداد کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ واحد اور جمع۔ کسی ایک کو واحد کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔

واحد سے جمع بنانے کے قاعدے :

۱۔ جس اسم کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' آئے تو اس کی جمع بناتے وقت 'الف' یا 'ہ' کو 'ے' سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے بچہ سے بچے۔ بندہ سے بندے۔ گھوڑا سے گھوڑے۔ مگر چچا، نانا، دادا، دریا، دعا، صحرا، اعتقاد وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔

۲۔ جس مونث اسم کے آخر میں یائے معروف (ی) ہو، اس کے آگے 'الف' اور نون غنہ (ں) یعنی 'اں' بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے مثلاً : لکڑی سے لکڑیاں، ساڑی سے ساڑیاں۔

۳۔ جس اسم کے آخر میں 'یا' آئے اس کے آگے صرف 'ں' بڑھا دینے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے : چڑیا۔ چڑیاں۔

۴۔ جس اسم کے آخر میں 'واو' یا 'الف' ہو، اس کے آگے 'ئیں' بڑھا دینے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے : خوشبو۔ خوشبوئیں، گھٹا۔ گھٹائیں۔

۵۔ اگر اسم مونث کے آخر میں 'ی' یا 'یا' نہ ہو تو جمع بناتے وقت اس کے آگے 'یں' بڑھا دیں۔ مثلاً : تصویر۔ تصویریں، چادر۔ چادریں، نگاہ۔ نگاہیں۔

۶۔ دھاتوں کی جمع نہیں ہوتی۔ جیسے : چاندی، سونا، لوہا۔

عربی جمع :

۱۔ جان دار کی جمع علامت 'ین' یا 'الف' ہے مثلاً : ناظر کی جمع ناظرین۔ سامع کی جمع سامعین، مدرس سے مدرسین، علما، جاہل سے جہلا۔

۲۔ عربی کے وہ الفاظ جن کے آخر میں 'ہ' ہو، ان کی جمع بناتے وقت 'ہ' کو الف سے بدل کر 'ت' بڑھاتے ہیں۔ مثلاً : واقعہ سے واقعات، حادثہ سے حادثات، معاملہ سے معاملات۔

۳۔ عربی میں جمع کی بھی جمع ہوتی ہے۔ اسے ''جمع الجمع'' کہتے ہیں اور ایسے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ مثلاً : دوا، ادویہ، ادویات، خبر، اخبار، اخبارات۔

فارسی جمع :

۱۔ اگر اسم جاندار ہے تو لفظ کے آخر میں 'اں' بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً : مرد سے مرداں، زن سے زناں، دوست سے دوستاں۔

۲۔ اگر اسم بے جان ہے تو جمع بناتے وقت 'ہا' بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً : صد۔ صدہا، گل۔ گلہا۔

واحد۔ جمع کی فہرست

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
تصویر	تصاویر	متروک	متروکات	سوال	سوالات
امیر	امرا	نقش	نقوش	حرف	حروف
مرکب	مرکبات	معنی	معانی	شاعر	شعرا
طیر	طیور	عام	عوام	شعر	اشعار
طائر	طائران	خطاب	خطابات	شے	اشیا
دوا	ادویہ	اصلاح	اصلاحات	یوم	ایام
والد	والدین	قلب	قلوب	باغ	باغات
کتاب	کتب	لازم	لوازم	عدد	اعداد
فریق	فریقین	عمارت	عمارات	درجہ	درجات
عالم	علما	عنوان	عنوانات	سبب	اسباب
ملک	ممالک	مثل	امثال	فلک	افلاک
ملک	ملائکہ	ملازم	ملازمین	تحفہ	تحائف
حالت	حالات	لقب	القاب	جنت	جنان
حال	احوال	ادب	آداب	عندلیب	عنادل
قاعدہ	قواعد	خطبہ	خطبات	شہید	شہدا
ملک	املاک	طالب	طلبہ، طلاب	مقام	مقامات
فکر	افکار	روح	ارواح	عاشق	عشاق
مظہر	مظاہر	نکتہ	نکات	حصہ	حصص
حقیقت	حقائق	خزینہ	خزائن	تجویز	تجاویز
رئیس	رؤسا	شاہد	شواہد	واحد	وحدان
مقصد	مقاصد	صاحب	اصحاب	جمع	جموع
جوہر	جواہر	دیوان	دواوین	خلیفہ	خلفا
ضرورت	ضروریات	اکبر	اکابر	دور	ادوار
مفہوم	مفاہیم	رباعی	رباعیات	سر	اسرار
مسجد	مساجد	بحر	بحور	ضد	اضداد
کافر	کفار				

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
حق	حقوق	وزن	اوزان	تدبیر	تدابیر
اسم	اسما	حرکت	حرکات	جذبہ	جذبات
آخر	اواخر	استاذ	اساتذہ	جسم	اجسام
کلمہ	کلمات	طور	اطوار	خیال	خیالات
مشرق	مشرقین	جاہل	جہلا	ذریعہ	ذرائع
فائدہ	فوائد	نقل	نقول	شک	شکوک
لفظ	الفاظ	حکم	احکام	شبہ	شبہات
ترکیب	تراکیب	سما	سماوات	عقیدہ	عقائد
صفت	صفات	تکلف	تکلفات	سلطان	سلاطین
شکایت	شکایات	امام	ائمہ	فرد	افراد
عدو	اعدا	اوّل	اوائل	غنی	اغنیا
مرکز	مراکز	لطیفہ	لطائف	موت	اموات
قدر	اقدار	وجہ	وجوہ،وجوہات	خبر	اخبار
نبی	انبیا	تحریک	تحریکات	اخبار	اخبارات
بیت	ابیات	مرض	امراض	مظلوم	مظلومین
ورق	اوراق	فقیر	فقرا	اطلاع	اطلاعات
خط	خطوط	صنم	اصنام	حاضر	حاضرین
مکتوب	مکاتیب،مکتوبات	رسم	رسوم،رسومات	مشکل	مشکلات
مندر	منادر	دلیل	دلائل	حاکم	حکام
دولت	دول	خاتون	خواتین	عیب	عیوب
لمحہ	لمحات	جرم	جرائم	شجر	اشجار
حبیب	احباب	تاریخ	تواریخ	قانون	قوانین
قول	اقوال	حدیث	احادیث	قوم	اقوام
نجم	انجم،نجوم	امت	امم	دین	ادیان

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
رسالہ	رسائل	غرض	اغراض	تصنیف	تصانیف
خصلت	خصائل	قید	قیود	مشہور	مشاہیر
کمال	کمالات	نور	انوار	قصیدہ	قصائد
نتیجہ	نتائج	ملت	ملل	مرثیہ	مراثی
جزو	اجزا	وصف	اوصاف	تدبیر	تدابیر
ترجمہ	تراجم	اثر	آثار	نظم	منظومات
حکیم	حکما	حد	حدود	ادیب	ادبا
افق	آفاق	جد	اجداد	نصیحت	نصائح
قدیم	قدما	خدمت	خدمات	وقت	اوقات
رائے	آرا	عبادت	عبادات	اسلوب	اسالیب
عبارت	عبارات				

حالت

اسم کی حسب ذیل پانچ حالتیں ہوتی ہیں :

۱۔ **فاعلی حالت** : اس حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم کام کرنے والے کی حالت میں ہے۔ جیسے پرویز قلم لایا، رضی نے روٹی کھائی، وہ آم کھا رہا ہے۔ یہاں پرویز، رضی اور وہ کام کرنے والے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی حالت فاعلی ہے۔ فاعلی حالت کی ایک علامت 'نے' ہے جس کا استعمال ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید اور ماضی احتمالی میں فاعل کے بعد ہوتا ہے۔

۲۔ **مفعولی حالت** : کسی فاعل کے کام کا اثر جس چیز یا ذات پر پڑے، اس حالت کو مفعولی حالت کہتے ہیں۔ جیسے : احمد کتاب پڑھ رہا ہے۔ یہاں احمد (فاعل) کے کام (فعل) کا اثر کتاب پر پڑ رہا ہے۔ اثر لینے والے کو مفعول کہتے ہیں۔ اس جملے میں کتاب مفعول ہے۔ اگر مفعول جاندار ہے تو مفعول کے بعد 'کو' علامت مفعول کا استعمال ضروری ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۳۔ ندائی حالت : جس کو پکارا یا مخاطب کیا جائے، اس کی حالت کو ندائی حالت کہتے ہیں۔ حرف ندا کے بعد جو لفظ ہوتا ہے، اسے منادیٰ کہتے ہیں۔ جیسے : اے لڑکے، یا خدا، اے زید۔ ان میں 'اے' 'یا' 'اے' حرف ندا ہیں اور لڑکے، خدا اور زید منادیٰ ہیں۔

۴۔ خبری حالت : جو اسم کسی فعل یا واقعے کی خبر دے، وہ خبری حالت میں ہوگا۔ جیسے : گائے اچھی ہے۔ انور پاگل ہے۔ ان جملوں میں 'اچھی' اور 'پاگل' خبری حالت کا پتا دیتے ہیں۔

۵۔ اضافی حالت : کسی اسم کا تعلق دوسرے اسم سے ظاہر ہو تو یہ اضافی حالت ہے۔ مثال کے طور پر : احمد کی گائے اچھی ہے۔ اس جملے میں گائے (اسم) کا تعلق احمد (اسم) سے ظاہر ہو رہا ہے۔ یہاں گائے اضافی حالت میں ہے۔ وہ اپنا تعلق احمد سے ظاہر کر رہی ہے۔ وہ 'مضاف' کہلائے گی اور اس کا جس سے تعلق ہے، 'مضاف الیہ' کہلائے گا۔

اسم ظرف

اس کی تعریف پہلے دی جا چکی ہے۔ جن لاحقوں کی مدد سے اسم ظرف بنایا جاتا ہے ان کو مثالوں کے ساتھ مختصر طور پر دیا جاتا ہے :

اسم / مادۂ فعل	ظرفی لاحقے	اسم ظرف	اسم / مادۂ فعل	ظرفی لاحقے	اسم ظرف
پھنک	آلے	پھنکالے	مر	گھٹ	مرگھٹ
سسر	آل	سسرال	شمشان	گھاٹ	شمشان گھاٹ
سدھی	آنہ	سدھیانہ	جہاں	آباد	جہاں آباد
دیو	استھان	دیو استھان	سردار	نگر	سردار نگر
سیّد	باڑہ	سیّد باڑہ	دال	منڈی	دال منڈی
گرو	دوارہ	گرودوارہ	تار	گھر	تار گھر
گل	زار	گلزار	شیش	محل	شیش محل
گل	ستاں	گلستاں	محل	سرا	محل سرا
گل	شن	گلشن	مرغیا	ٹولہ	مرغیا ٹولہ
سنگ	لاخ	سنگلاخ	عید	گاہ	عیدگاہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اسم رماذۂ فعل	ظرفی لاحقے	اسم ظرف	اسم رمادہ فعل	ظرفی لاحقے	اسم ظرف
مے	کدہ	مے کدہ	علی	گڑھ	علی گڑھ
کتب	خانہ	کتب خانہ	پھول	واری	پھلواری
شاخ	سار	شاخسار	آب	شار	آبشار
کوہ	سار	کوہسار	منصور	چک	منصور چک

حاصل مصدر

حاصل مصدر رماذۂ فعل کے آخر میں لاحقوں کی مدد سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کی ایک مختصر فہرست دی جا رہی ہے۔

لاحقے	اصل لفظ رماذۂ فعل	حاصل مصدر	لاحقے	اسم رماذۂ فعل	حاصل مصدر
الف	جھگڑنا	جھگڑا	وٹ	رکنا	رکاوٹ
ن	سوچ	سوچن	ہٹ	گھبراہ	گھبراہٹ
ان	اٹھنا	اٹھان	آو	بچنا	بچاو
ت	بچنا	بچت	اپ	ملنا	ملاپ
تی	بڑھنا	بڑھتی	وا	بلانا	بلاوا
			ئی	پڑھنا	پڑھائی

اسم آلہ

اسم آلہ بنانے کے لیے بھی لاحقوں کا استعمال ہوتا ہے۔ ان کی مدد سے کچھ اسمائے آلہ ذیل میں دیے جا رہے ہیں۔

اسم آلہ کے لاحقے	اسم رماذۂ فعل	اسم آلہ	اسم آلہ کے لاحقے	اسم رماذۂ فعل	اسم آلہ
انہ	دست	دستانہ	ی	تیرنا	تیرنی
ن	بیلنا	بیلن	دانی	مچھر	مچھردانی
نا	پال	پالنا	ئی	کسنا	کسوئی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اسم آلہ کے لاحقے	اسم/مادۂ فعل	اسم آلہ	اسم آلہ کے لاحقے	اسم/مادۂ فعل	اسم آلہ
و	جھاڑنا	جھاڑو	گیر	کف	کف گیر
ہ	چشم	چشمہ	کش	باد	بادکش
ک	عین	عینک	تراش	قلم	قلم تراش
بند	کمر	کمربند	پوش	سر	سرپوش

مصدر سے حاصل مصدر

مصدر	حاصل مصدر	اسم مفعول	اسم حالیہ
سمجھنا	سمجھ	سمجھا ہوا	سمجھتا ہوا
ہارنا	ہار	ہارا ہوا	ہارتا ہوا
سجانا	سجاوٹ	سجایا ہوا	سجاتا ہوا
ملانا	ملاوٹ	ملایا ہوا	ملاتا ہوا
جھنجھلانا	جھنجھلاہٹ	جھنجھلایا ہوا	جھنجھلاتا ہوا
کھیلنا	کھیل	کھیلا ہوا	کھیلتا ہوا
چلانا	چلاہٹ	چلایا ہوا	چلاتا ہوا
کھجلانا	کھجلاہٹ	کھجلایا ہوا	کھجلاتا ہوا
گرانا	گراوٹ	گرایا ہوا	گراتا ہوا
تھکنا	تھکاوٹ	تھکا ہوا	تھکتا ہوا
جلنا	جلن	جلایا ہوا	جلتا ہوا
چلنا	چال ۔ چلن	چلا ہوا	چلتا ہوا
دکھانا	دکھاوا	دکھایا ہوا	دکھاتا ہوا
بچانا	بچاو	بچایا ہوا	بچاتا ہوا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حاصل مصدر	اسم فاعل	اسم مفعول	حاصل مصدر	اسم فاعل	اسم مفعول
قتل	قاتل	مقتول	تخلیق	خالق	مخلوق
ظلم	ظالم	مظلوم	عقل	عاقل	معقول
عبادت	عابد	معبود	قہر	قہار	مقہور
غلبہ	غالب	مغلوب	جہل	جاہل	مجہول
مدح	مداح	ممدوح	عمل	عامل	معمول
حفاظت، حفظ	حافظ، محافظ	محفوظ	کتابت	کاتب	مکتوب
طلب	طالب	مطلوب	انتظار	منتظر	منتظر
نصرت	ناصر	منصور	ذکر	ذاکر	مذکور
علم	عالم	معلوم	خدمت	خادم	مخدوم

ضمیر

وہ لفظ جس کا استعمال اسم کے بدلے یا اس کی جگہ پر کیا جائے، اسے ضمیر کہتے ہیں۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں :

۱۔ ضمیر شخصی ۲۔ ضمیر موصولہ ۳۔ ضمیر سوالیہ ۴۔ ضمیر تنکیری ۵۔ ضمیر اشارہ

۱۔ ضمیر شخصی : کسی شخص کے بدلے میں آنے والے لفظ کو ضمیر شخصی کہتے ہیں۔ اس کی تین صورتیں ہیں اور پھر ہر ایک کے لیے بھی واحد اور جمع ہوتی ہے۔ ان کا چارٹ یہ ہے :

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ	وے، وہ	تو	تم	میں	ہم

ضمیر کی حالتیں : جملے میں استعمال ہونے پر ان کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ فاعلی ۲۔ مفعولی ۳۔ اضافی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہر ایک حالت میں ان کی شکلوں میں کچھ تغیر ہوتا ہے جس کو ذیل کے نقشے میں ملاحظہ کیجیے :

حالت فاعلی	وہ	وے / وہ	تو	تم	میں	ہم
حالت مفعولی	اس کو / اسے	ان کو / انھیں	تجھ کو / تجھے	تم کو / تمھیں	مجھ کو / مجھے	ہم کو / ہمیں
حالت اضافی	اس کا / اس کی	ان کا / ان کی	تیرا / تیری	تمھارا / تمھاری	میرا / میری	ہمارا / ہماری

ان تین صورتوں میں جو شخص بات کرتا ہے، اسے متکلم کہتے ہیں۔ جس سے بات کی جاتی ہے، اسے مخاطب کہتے ہیں اور جس کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے اسے غائب کہتے ہیں۔

۲۔ ضمیر موصولہ : وہ ضمیر جو اسم کی جگہ استعمال ہو مگر اس کے ساتھ ہمیشہ ایک جملہ ہوتا ہے جس میں اسی اسم کے بارے میں کچھ کہا جاتا ہے۔ جیسے : وہ طالب علم جس کا داخلہ کل ہوا، بڑا ہی ذہین ہے۔ تمھارا دوست جو عرب میں برسر ملازمت ہے، اچھی تنخواہ پا رہا ہے۔ ان جملوں میں 'جس کا' اور 'جو' ضمائر موصولہ ہیں جو اپنے پہلے آنے والے اسم 'طالب علم' اور 'دوست' کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

۳۔ ضمیر استفہامیہ : ضمیر استفہامیہ کو ضمیر سوالیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ دو ہیں : کون، کیا۔

'کون' شخص کے لیے اور 'کیا' چیز کے لیے مخصوص ہے۔ جیسے :

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

تمھارے ہاتھ میں کیا ہے؟۔ کس نے، کس کو، کس سے وغیرہ بھی ضمیر استفہامیہ کی مثالیں ہیں۔ کس نے دیکھا۔ کس کو بلاؤں وغیرہ۔ حرف ربط آنے پر کون، کس ہو جاتا ہے۔ جیسے کس نے، کس کو، کس میں، کس سے۔

۴۔ ضمیر تنکیر : وہ ضمیر ہے جو غیر معین شخص یا چیز کے بدلے میں آئے۔ یہ دو ہیں۔ 'کوئی' شخص کے لیے اور 'کچھ' چیز کے لیے۔ حرف ربط کے ساتھ آنے پر لفظ کوئی، لفظ کسی سے بدل جاتا ہے۔ کون ہے؟ یہاں کوئی نہیں۔ آپ کیا کھائیں گے؟ کچھ بھی دے دیجیے۔

۵۔ ضمیر اشارہ : وہ ضمیر ہے جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہو۔ جیسے۔ یہ، وہ۔ 'یہ' قریب کے لیے اور 'وہ' دور کے لیے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

صفت

تعریف : وہ کلمہ جس سے کسی اسم کی کیفیت، حالت اچھائی یا برائی کا اظہار ہو صفت کہلاتا ہے۔ جس اسم کے متعلق صفت ظاہر ہو، وہ موصوف کہلاتا ہے۔ جیسے :

ذہین	طالب علم	جنگ جو	سپاہی	کالا	جوتا	اچھی	فاطمہ
صفت	موصوف	صفت	موصوف	صفت	موصوف	صفت	موصوف

صفت کی قسمیں

صفتِ ذاتی　　صفتِ نسبتی　　صفتِ عددی　　صفتِ مقداری

۱۔ **صفتِ ذاتی :** اسے صفتِ مشبہ بھی کہتے ہیں۔ صفتِ ذاتی وہ صفت ہے جس سے کسی وصف کا ذات میں شامل ہونا پایا جائے۔ یہ وصف اس شخص یا چیز کی اندرونی حالت یا کیفیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جیسے : اپاہج، سیاہ، چالاک، شاطر، لمبا، چھوٹا۔

اللہ رب العزت کے ننانوے نام ہیں۔ سب صفت مشبہ ہیں۔ کیوں کہ اس کی صفت عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے اور وہ نام جو اللہ کی صفت کے اعتبار سے دیے گئے ہیں، اس کی ذات میں مستقل طور پر شامل ہیں۔ جیسے : جبار، رحمٰن، خلاق، قدوس وغیرہ۔

۲۔ **صفتِ نسبتی :** وہ صفت ہے جو کسی شخص یا چیز کا لگاؤ کسی دوسرے شخص یا چیز سے ظاہر کرے۔ جیسے : سلیم شاہی جوتا، ترکی ٹوپی، کشمیری شال، جاپانی پنکھا، نورانی چہرہ۔ ترکی، کشمیری، جاپانی، نورانی صفت نسبتی ہیں۔ دہلوی، لکھنوی، عیسوی، ہجری وغیرہ بھی صفت نسبتی کی مثالیں ہیں۔

۳۔ **صفتِ عددی :** وہ صفت ہے جس سے کسی اسم کی تعداد یا ترتیب معلوم ہو۔ جیسے : پانچ انگلیاں، چار طلبے، دو پانو، کچھ لوگ، تہائی آبادی، دو تہائی اکثریت، تھوڑے روپے وغیرہ۔ دن دونا رات چوگنی میں 'دونا' اور 'چوگنی' صفتِ عددی ہیں۔ چند، کئی، بعض، سب، کل، بہت، بہت سے، تھوڑے، کم وغیرہ سب صفتِ عددی ہیں۔

۴۔ **صفتِ مقداری :** وہ صفت ہے جس سے کسی چیز کا وزن اور ناپ معلوم ہوتا ہو۔ ان کے ساتھ عددوں کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : دو کیلو چاول، پانچ میٹر کپڑا، دس لیٹر تیل، مٹھی بھر چاول، گز بھر کپڑا، تھوڑا سا دودھ، چلو بھر پانی وغیرہ : مندرجۂ ذیل الفاظ بہ طور غیر معین صفتِ مقداری استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے کتنا، جتنا، اتنا، کتنا پانی پیو گے۔ جتنا کھانا کھا سکو کھاؤ، اتنا مت کھاؤ کہ نقصان دہ ہو۔

۵۔ **صفتِ ضمیری:** وہ ضمیریں جو صفت کا کام کریں۔ وہ ضمیریں یہ ہیں۔ وہ، یہ، کون، جو، کیا۔ جیسے : وہ لڑکا بیمار ہے۔ یہ کتاب پرانی ہے کون آدمی آیا تھا۔ جو کام کرو اچھی طرح کرو۔ کیا چیز لے رہے ہو؟۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فعل

فعل، فاعل، مفعول

تعریف : جس سے کسی چیز کا ہونا یا کرنا زمانہ کے ساتھ سمجھا جائے، اُسے فعل کہتے ہیں۔ کسی کام کو بھی فعل کہتے ہیں لیکن اس میں زمانہ نہیں ہوتا۔ جیسے : کھانا، پینا، آنا، جانا، رونا، ہنسنا وغیرہ۔ کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔ جیسے : حامد آیا، انور گیا۔ ان جملوں میں کام (آنا، جانا) کرنے والے حامد اور انور فاعل ہیں۔ جس پر کام کا اثر پڑے، اُسے مفعول کہتے ہیں۔ جیسے : حامد روٹی کھا رہا ہے۔ شکیلہ دودھ پی رہی ہے۔ ان جملوں میں کام کرنے والوں (حامد، شکیلہ) کے کاموں (کھانا، پینا) کا اثر روٹی اور دودھ پر پڑ رہا ہے، یہ ان جملوں میں مفعول ہیں۔

فعل کی قسمیں

معنی کے لحاظ سے

۱۔ فعلِ تام   ۲۔ فعلِ ناقص

فعلِ تام : وہ فعل ہے جو اپنے معنی کو پورے طور پر بتاتا ہے۔ جیسے : آیا، گیا، پڑھا، لکھا۔

فعلِ ناقص : وہ فعل ہے جس سے پورے معنی معلوم نہیں ہوتے۔ اس کے پہلے کسی لفظ کا بڑھانا ضروری ہے۔ جیسے : ہونا

فعلِ تام کی دو قسمیں ہیں۔   ۱۔ فعلِ لازم   ۲۔ فعلِ متعدی

۱۔ فعلِ لازم وہ فعل ہے جو فاعل پر مکمل ہو جاتا ہے۔ جیسے زید آیا، میں سویا، لڑکیاں روئیں

۲۔ فعلِ متعدی وہ فعل ہے، جو فاعل اور مفعول سے مل کر مکمل ہوتا ہے۔

جملے میں پہلے فاعل اس کے بعد مفعول اور آخر میں فعل ہوتا ہے۔ جیسے : میں نے روٹی کھائی۔ لڑکوں نے کتاب پڑھی۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فعل کی قسمیں

طور کے لحاظ سے

۱۔ فعلِ معروف ۲۔ فعلِ مجہول

فعلِ معروف : وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے احمد نے آم کھایا۔

فعلِ مجہول : وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے : آم کھایا گیا۔

فعل کی قسمیں

زمانہ کے لحاظ سے

فعل کی تین قسمیں ہیں :

ماضی، حال، مستقبل

فعلِ ماضی : جو کام گزرے ہوئے زمانہ میں ہو اسے فعلِ ماضی کہتے ہیں۔ جیسے : تم آئے۔ وہ گیا۔ اس نے کتاب پڑھی۔

فعلِ حال : جو کام موجودہ زمانے میں ہو اُسے فعلِ حال کہتے ہیں۔ جیسے : وہ آتا ہے۔ تم خط لکھتے ہو۔

فعلِ مستقبل : وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں ہوگا۔ جیسے : احمد آئے گا۔ لڑکے ۱۰ بجے اسکول جائیں گے۔

فعل ماضی کی قسمیں

۱۔ ماضی مطلق ۲۔ ماضی قریب ۳۔ ماضی بعید ۴۔ ماضی استمراری ۵۔ ماضی شکیہ ۶۔ ماضی تمنائی

ماضی مطلق : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے زمانہ ماضی میں ہونے کی صرف خبر ملتی ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کام کو ختم ہوئے دیر ہوئی یا وہ کام ابھی ابھی ختم ہوا ہے۔ جیسے : ساجد آیا۔ مجید دوڑا۔ لڑکوں نے پڑھا۔

ماضی قریب : وہ فعل جو زمانہ ماضی میں تو ہوا ہو مگر اس کو ختم ہوئے زیادہ دیر نہ ہوئی ہو۔ مثلاً :

فیضان آیا ہے۔ وہ دوڑا ہے۔ میں نے کھایا ہے۔ ماضی مطلق کے آخر میں 'ہے'، 'ہوں'، 'ہیں' لگا دینے سے ماضی قریب بن جاتا ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ماضی بعید : وہ فعل جس کو گزرے ہوئے بہت دیر ہو چکی ہو۔ مثلاً : ڈاکٹر آیا تھا۔ اسلم نے پڑھا تھا۔

فعل ماضی مطلق کے بعد تھا، تھے، تھی بڑھا دینے سے ماضی بعید بن جاتا ہے۔

ماضی استمراری : اس کا دوسرا نام ماضی ناتمام بھی ہے۔ یہ فعل ظاہر کرتا ہے کہ گزرے ہوئے زمانے میں کام کچھ عرصہ تک جاری تھا۔

مثلاً : ہم ہر روز بس سے جایا کرتے تھے۔ وہ مار کھایا کرتا تھا۔ وغیرہ

ماضی شکیہ : اس کا دوسرا نام ماضی احتمالی ہے۔ وہ فعل جو زمانہ ماضی میں ہوا ہو مگر اس میں شک یا شبہ پایا جاتا ہو۔ جیسے۔ عرفان سویا ہوگا۔ ثانیہ مرزا ٹینس کھیلتی ہوگی۔ ماضی مطلق کے آگے ہوگا، ہوں گے، ہوگی، ہوں گی لگا کر ماضی شکیہ بن جاتا ہے۔

ماضی تمنائی یا شرطیہ : وہ فعل ماضی جس میں کوئی تمنا یا شرط پائی جائے۔ جیسے : کاش تم پہلے چلے ہوتے تو ٹرین ضرور مل جاتی۔ خدا تمھیں بخیر رکھے۔ جملے کے آخر میں رہتے، پہنچتے، یا کرے، ہووے، وغیرہ جیسے الفاظ ہیں تو سمجھ لیجیے کہ فعل ماضی تمنائی ہے۔

متعلق فعل

تعریف : وہ لفظ جو کسی فعل، صفت اور دوسرے متعلق فعل کے معنی میں اضافہ کرے۔ اس میں عام طور پر کسی فعل کے ہونے کی جگہ، وقت، طریقہ اور سبب کو بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے : آج کل، یہاں، وہاں، اس لیے، کیوں کہ، وغیرہ۔

ان کا استعمال عموماً فعل کے پہلے یا جملے کے شروع میں ہوتا ہے۔ جیسے : میں کل گھر گیا تھا، وہاں کون جا رہا ہے؟ آج بچے کیوں نہیں آئے؟

حروف

حروف وہ غیر مستقل الفاظ ہیں جو تنہا لکھنے یا بولنے میں کوئی معنی نہ دیں۔ جیسے : کا، کی، کو، تک، پر، سے وغیرہ۔

حروف کی چار قسمیں ہیں :

(۱) ربط (۲) عطف (۳) تاکید (۴) فجائیہ

ا۔ ربط : یہ وہ حروف ہیں جو لفظوں کے باہمی تعلق کو بتاتے ہیں۔ جیسے : اس کا گھوڑا، زید کی بکری، میں نے کہا، اس سے کہو وغیرہ۔ ان میں کا، کی، نے، سے حروف ربط ہیں۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۲۔ عطف : یہ دو لفظوں یا دو جملوں کو جوڑنے کا کام کرتے ہیں۔ جیسے : صبح و شام، بچے اور بوڑھے۔ ان میں 'و' اور 'اور' حروفِ عطف ہیں۔

۳۔ تاکید : اسے حرفِ تخصیص بھی کہتے ہیں۔ یہ فاعل کے بعد تاکید کے لیے آتا ہے۔ جیسے : میں نے تم سے ہی کہا تھا۔ اس جملے میں 'ہی' حرفِ تاکید ہے۔

۴۔ فجائیہ : وہ حروف جو جوش اور جذبے میں بے اختیار زبان سے نکل جائیں۔ جیسے : اللہ، واہ، آہا، چھی چھی، آہ، وغیرہ۔

متضاد الفاظ

(اضداد)

جو الفاظ معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہوں انھیں متضاد الفاظ کہتے ہیں۔ جیسے : دن۔ رات، آسمان۔ زمین۔

یہ بات ذہن نشیں رہے کہ متضاد الفاظ کا ایک ساتھ استعمال انھی الفاظ کے لیے مخصوص ہے جو اہلِ زبان کے یہاں مستعمل ہیں۔ اس میں کسی طرح کا تغیر رواج اور روزمرے کے خلاف سمجھا جائے گا۔ جیسے : اول و آخر، آفتاب و ماہتاب، لیل و نہار، زمین و آسمان، نشیب و فراز۔ اب اگر کوئی آفتاب و قمر یا لیل و دن لکھے تو غلط ہوگا۔ کیوں کہ وہ روزمرہ کے خلاف ہوگا۔

اضداد دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) وہ جن کے لیے علاحدہ علاحدہ الفاظ مقرر ہیں (۲) وہ الفاظ جو کسی علامت نفی (سابقہ) کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں یعنی اک، ان، نا، بد، بے، نا، لا، غیر، عدم وغیرہ جیسے الفاظ لفظ کے شروع میں شامل کر کے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اضداد کی فہرست

لفظ	ضد	لفظ	ضد	لفظ	ضد
شروع	آخر	شادی	غم	کفر	ایمان
قریب	بعید	خوب صورت	بدصورت	حقیقت	مجاز
خشک	تر	نرم	سخت	حقیقی	مجازی
جدید	قدیم	زیر	زبر	امید	یاس، ناامیدی
جنت	جہنم	دیر	حرم	رنج	خوشی
مختصر	طویل	مہر	ماہ	نیکی	بدی
خرید	فروخت	بحر	بر	تحریر	تقریر
بہشت	دوزخ	آمد	رفت	خارج	داخل
داخل	خارج	ظاہر	باطن	قلیل	کثیر
ارض	سما	حسن	قبح	ترقی	تنزلی
اعلا	ادنا	حسین	قبیح	امانت	خیانت
آغاز	انجام	سزا	جزا	قید	آزاد
رحم	ظلم	سعد	نحس	خوش اخلاق	بداخلاق
خلوت	جلوت	سفر	حضر	خوش نما	بدنما
حرکت	سکون	صدق	کذب	گل	خار
ازل	ابد	صغیر	کبیر	شہر	قریہ
نور	ظلمت	پسر	دختر	فانی	باقی
جزو	کل	خوشبو	بدبو	فنا	بقا
راست	چپ، کج	عیاں	نہاں	بینا	نابینا
روشن	تاریک	خوش گوار	ناگوار	امانت	خیانت

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لفظ	ضد	لفظ	ضد	لفظ	ضد
سخی	بخیل	نو	کہنہ	سعد	نحس
شک	یقین	طلوع	غروب	کوتاہ	دراز
لطیف	کثیف	متحد	منتشر	ثواب	عذاب
پیری	شباب	رحم دل	سنگ دل	شاد	ناشاد
اصل	نقل	طاق	جفت	مقدم	موخر
ارزاں	گراں	لائق	نالائق	کافر	مومن
سست	چست	تنگ	کشادہ	شریف	رذیل
سود	زیاں	پس	پیش	شرافت	رذالت
فائدہ	نقصان	آمد	خرچ / رفت	قلت	کثرت
عروج	زوال	بلند	پست	اقلیت	اکثریت
آباد	برباد / ویران	پختہ	خام	قدرتی	مصنوعی
توقیر	تحقیر	خوشی	غم	تفصیلی	اجمالی
خادم	مخدوم	تاخیر	تعجیل	تعریف	توہین
غرور	انکسار	حاکم	محکوم	تنگ	فراخ
خرد	جنوں	کل	جزو	جدید	قدیم
خرد	کلاں	مستعمل	متروک	طول	عرض
امام	مقتدی	عام	خاص	طاقت ور	کمزور
آغاز	انجام	عیب	ہنر	مختصر	مفصل
غریب	امیر	قید	آزاد	عرش	فرش
محبت	نفرت	آبادی	ویرانی	ترش / تلخ	شیریں
ہجر	وصال	لعنت	رحمت	فراق	وصال
جلی	خفی	حاضر	غائب	ممکن	ناممکن
ابتدا	انتہا	کم	بیش	ہار	جیت
				مشرق	مغرب

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لفظ	ضد	لفظ	ضد	لفظ	ضد
جنگ	امن	آسان	مشکل	رزم	بزم
حلال	حرام	حق	باطل	مدح	ذم
خواب	حقیقت	بہار	خزاں	صبح	شام
ماضی	حال	اقرار	انکار	جاہل	عالم
نفع	نقصان	اتفاق	اختلاف	مختار	مجبور
نشیب	فراز	سرما	گرما	سہل	دشوار
اندھیرا	اجالا	رنگین	سادہ	قرب	بعد
عزت	ذلت	واحد	جمع	نیک	بد
خیر	شر	آکاش	پاتال	آزادی	غلامی
عوام	خواص	سوز	ساز	علم	جہل
عدم	وجود	فتح	شکست	انسان	حیوان
غلام	آقا	مفرد	مرکب	اصلی	نقلی
روز	شب	روشنی	تاریکی	موجود	معدوم
مضبوط	کمزور	زندگی	موت	ہستی	نیستی
آسمان	زمین	دوست	دشمن	عاشق	معشوق
عذاب	ثواب	دور	نزدیک	مدعی	مدعا علیہ
شمال	جنوب	مقید	مطلق	مشرق	مغرب
نقد	ادھار	نر	مادہ	حیات	موت

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مترادفات

بات میں زور اور اثر پیدا کرنے کے لیے اکثر دو ایسے الفاظ کا استعمال روزمرہ کی گفتگو میں کیا جاتا ہے جن کے معنی اکثر ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ ہم معنی یا مترادفات کہلاتے ہیں۔ جیسے رنج و غم، عجیب و غریب، عزیز و اقارب وغیرہ۔

یہ قابل توجہ امر ہے کہ مترادف الفاظ آپس میں مل کر ایک خاص آہنگ خلق کرتے ہیں۔ حسن و خوبصورت اور دوست و رفیق کی جگہ پر حسین و جمیل اور دوست و احباب کہنا اور لکھنا زیادہ صحیح اور مناسب سمجھا جاتا ہے۔ ہر مترادف لفظ کے استعمال کا اپنا محل و مقام ہوتا ہے۔ لہٰذا بولنے اور لکھنے میں اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے۔

مترادف الفاظ کی مختصر فہرست

حسن۔جمال	قدر۔منزلت	دکھ۔درد	تباہ۔برباد
سرسبز۔شاداب	خط۔کتابت	دھن۔دولت	نوکر۔چاکر
عشق۔محبت	ذلت۔خواری،رسوائی	سمجھ۔بوجھ	یار۔دوست
نظم۔نسق	عیش۔عشرت	کام۔کاج	قحط۔اکال
ہوش۔حواس	روک۔ٹوک	مال۔متاع	صلح۔آشتی
چھان۔بین	سیر۔سیاحت	شرم۔حیا	لونڈی۔باندی
غور۔فکر،خوض	دوستی۔رفاقت	ڈر۔خوف	گرد۔غبار
خوش۔خرم	تب۔تاب	حسد۔بغض	ساز۔سامان
نورچشم۔لخت جگر	قید۔بند	غیظ۔غضب	دشمنی۔عداوت
عدل۔انصاف	عجیب۔غریب		

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

متشابہ الصوت الفاظ اور ان کا معنوی فرق

اردو زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کے تلفظ میں کوئی خاص فرق نہیں۔ لیکن تحریری اور معنوی اعتبار سے ان میں فرق ہوتا ہے۔ ایسے الفاظ کو متشابہ یا متشابہ الصوت (ملتے جلتے) الفاظ کہتے ہیں۔ ایسے الفاظ میں صوتی اعتبار سے کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا ہے۔ جیسے صدا (سدا)۔ اس طرح کے الفاظ اور ان کے معانی یہاں لکھے جا رہے ہیں جو املا یا اعراب کے فرق کے باوجود آپس میں صوتی اعتبار سے یکسانیت رکھتے ہیں۔

الفاظ	و معانی	متشابہ الفاظ		الفاظ	و معانی	متشابہ الفاظ	
ابد	ہمیشہ	عبد ۔	بندہ	اسراف	بے جا خرچ کرنا	اصراف	صرف کرنا
ارض	زمین	عرض ۔	چوڑائی، پیش کرنا	اصرار	ضد کرنا	اسرار	چھپانا۔ بھید
اقرب	سب سے زیادہ قریب	عقرب۔	بچھو	باد	ہوا	بعد	پیچھے
بحر	سمندر، شاعری کے ایک مصرعہ کا وزن	بہر	واسطے، لیے	تحلیل	گھلنا، گھولنا	تہلیل	لا الٰہ الا اللہ کہنا
جال	پھندا	جعل	دھوکا، نقل	خار	کانٹا	خوار	ذلیل
داعی	بلانے والا	دائی	لونڈی، نوکرانی	سلاح	ہتھیار	صلاح	مشورہ
سفر	سیاحت	صفر	ایک عربی مہینے کا نام	صواب	درست	ثواب	جزائے خیر
عرب	مشہور ملک	ارب	گنتی کا ایک عدد	عمارت	محل	امارت	سرداری
حاجی	حج کرنے والا	ہاجی	برائی بیان کرنے والا	اصل	جڑ	عسل	شہد
آلہ	اوزار	اعلا	بلند، عمدہ	آم	ایک مشہور پھل	عام	مشہور، عمومی حیثیت کا مالک
آج	موجودہ دن	عاج	ہاتھی کا دانت	الم	رنج و غم	علم	جھنڈا
بے باک	بے خوف	بے باق	حساب چکا دینا	تیرہ	اندھیرا	تیرہ	ایک عدد ۱۳
حامی	حمایت کرنے والا	ہامی	ہامی بھرنا۔ ہاں کہنا	حال	حالت	ہال	بڑا کمرا
خورد	کھانا۔ طعام	خُرد	چھوٹا ۔ کم عمر	دانا	عقل مند	دانہ	اناج
زکی	پاک صاف، زکات دینے والا	ذکی	عقل مند	زن	عورت	ظن	گمان

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

شُہدا	شہید کی جمع	شُہدا	بدمعاش	صحاب	ساتھی	سحاب	بادل
طاق	ماہر، محراب	تاک	انگور کی لت	طعن	طنز	تان	راگ
قاش	پھانک	کاش	کلمۂ حسرت	لال	سرخ رنگ	لعل	سرخ قیمتی پتھر
کثرت	زیادتی	کسرت	ورزش	گذارش	چھوڑ دینا	گزارش	عرض کرنا

سابقے

قواعد کی اصطلاح میں وہ الفاظ یا حروف جو کسی مستقل لفظ کے شروع میں آ کر نئے الفاظ کی تشکیل میں مدد کریں، انھیں سابقہ کہتے ہیں۔

بہت سے ایسے الفاظ ہیں جن کے پہلے سابقے لگا کر انھیں اسم صفت بنالیا گیا ہے۔ جیسے :

لفظ	معنی	مثال
اَ	نہیں	اٹل، امٹ، امر، اتھاہ، اچھوت
ان	نہیں	ان پڑھ، انمول، انجان، ان بن
ن	نہیں	نڈر، نکما، نگوڑا، نہتّھا
بے	نہیں	بےوقوف، بے شک، بے کار، بے ایمان، بے سلیقہ، بے صبری، بے غرض، بے گناہ
غیر	نہیں	غیر حاضر، غیر ممکن، غیر ضروری، غیر موزوں
لا	نہیں	لاحاصل، لاولد، لاوارث، لازوال، لافانی
اہل	واسطے، لیے	اہلِ وطن، اہلِ قلم، اہلِ علم، اہلِ زبان
با	ساتھ	بااثر، باادب، باغیرت، بااختیار، باخبر، باضابطہ، باقاعدہ
بد	برا	بدمزاج، بدچلن، بدتمیز، بدبو
بر	پر	بروقت، برتر، برحق، برخلاف، برطرف
پَر	دوسرا (ہندی)	پردیش، پردھان، پرلوک
پُر	بھرپور (فارسی)	پُروقار، پُرآشوب، پُرنم، پرزور، پُردرد

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پا	پیر (فارسی)	پاپوش، پاپیادہ، پاجامہ، پامال، پازیب
پیش	آگے (فارسی)	پیش قدمی، پیش دستی، پیش خدمت، پیش لفظ
خوش	اچھا (فارسی)	خوش حال، خوش قسمت، خوش بیاں، خوش اخلاق
خود	اپنا (فارسی)	خودستائی، خودبیں، خودغرض، خودفراموش
ذی	والا (عربی)	ذی روح، ذی شعور، ذی شان، ذی علم
در	میں (فارسی)	درگاہ، درپردہ، دراصل، درحقیقت
زبر، زیر	اوپر، نیچے (فارسی)	زبردست، زیردست، زیربار، زیرسایہ، زیرآب
شہ، شاہ	بڑا (اسم مکبّر)	شہتیر، شہسوار، شہ رگ، شاہکار، شاہراہ
سر	بڑائی کے لیے (فارسی)	سرفراز، سربلند، سرسبز، سرپرست، سرفہرست
صاحب	والا (عربی)	صاحب خانہ، صاحب دل، صاحب زادہ
صدر	اعلا (عربی، فارسی)	صدر مقام، صدر نشیں، صدر مدرس، صدر مملکت، صدر محاسب
عالی	بڑا۔ بلند	عالی مقام، عالی ہمت، عالی جناب، عالی شان
عدم	نہیں	عدم موجودگی، عدم تعاون، عدم اعتماد
کم	تھوڑا (فارسی)	کم عقل، کم سخن، کم گو، کم یاب، کم زور

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لاحقے

لاحقہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کے آخر میں آ کر ملنا۔ لاحقے لاحقہ کی جمع ہے۔ اردو زبان میں بڑی تعداد ایسے الفاظ کی ہے جن کے آخر میں لاحقہ لگا کر انھیں اسم صفت بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے :

لفظ	معنی	مثال
آرا	سنوارنا (آراستن)	جہاں آرا، صف آرا، معرکہ آرا، بزم آرا
افروز	روشن کرنا	دل افروز، رونق افروز، جلوہ افروز
افزا	بڑھانے والا	روح افزا، فرحت افزا، رونق افزا
انداز	ڈالنا (انداختن)	خلل انداز، رخنہ انداز، نظر انداز، تیر انداز
باز	کھیلنا (باختن)	آتش باز، دھوکا باز، دغا باز، پتنگ باز
بار	بوجھ (فارسی)	گراں بار، زیر بار، مشک بار، گہر بار، سنگ بار
بان	محافظ	باغبان، دربان، نگہبان
وان	چلانے والا	گاڑی وان
بخش	بخشنے والا (فارسی)	صحت بخش، راحت بخش، فرحت بخش، حوصلہ بخش
بر	لے جانے والا (ف)	نامہ بر، پیام بر، پیغمبر، دل بر، بردار
بند	باندھنے والا (بستن)	کمر بند، ازار بند، ہتھیار بند، تہہ بند
پن	رکھنے والا (ہندی)	لڑکپن، بچپن، بانکپن، بھولا پن
پوش	پہننے والا (پوشیدن)	پلنگ پوش، پاپوش، کفن پوش، سیاہ پوش، سفید پوش
تر	بڑھانے والا	بہتر، خوشتر، کمتر، برتر، بدتر
ترین	زیادہ بڑھانے والا	بہترین، خوب ترین، کم ترین، بدترین
چہ	علامت تصغیر (فارسی)	باغیچہ، صندوقچہ، دیگچہ، روزنامچہ، دریچہ
خانہ	مکان (اسم ظرف)	پاگل خانہ، قید خانہ، کارخانہ، چھاپا خانہ، باورچی خانہ، مے خانہ، عجائب خانہ

خوار	کھانا (خوردن)	نمک خوار، خون خوار، شیر خوار، مے خوار
خواں	پڑھنا (خواندن)	قرآن خواں، فاتحہ خواں، نعت خواں
خواہ	چاہنا (خواستن)	بدخواہ، تنخواہ، خاطر خواہ، خیر خواہ
خیز	اٹھنا (خاستن)	زرخیز، مردم خیز، تعجب خیز، قیامت خیز، صبح خیز
دار	رکھنا (رکھنا)	چوکی دار، آئینہ دار، آب دار، جمع دار، کرایہ دار
دان	مکان (اسم ظرف)	قلم دان، روشن دان، پان دان، سرمہ دان، نمک دان، خاک دان، شمع دان
داں	جاننے والا (فارسی)	قدرداں، حساب داں، قانون داں، نکتہ داں، رازداں
دہ	دینے والا (دادن)	جواب دہ، تکلیف دہ، آرام دہ
رساں	پہنچانے والا (رسانیدن)	خبر رساں، فیض رساں، روزی رساں، ضرر رساں، پیغام رساں
ریز	بہانے والا	خوں ریز، لب ریز، رنگ ریز، عرق ریز
زار	انبوہ، ڈھیر	لالہ زار، گل زار، سبزہ زار، مرغ زار، ریگ زار
زدہ	مارنا (زدن)	مصیبت زدہ، قحط زدہ، آفت زدہ
زن	مارنا (زدن)	شمشیر زن، خندہ زن، نقب زن
ساز	بنانے والا (ساختن)	دوا ساز، قانون ساز، چارہ ساز، رنگ ساز، عہد ساز
ستاں	جگہ (فارسی)	ہندستاں، پرستاں، گلستاں، بوستاں
سرا	گانا (سرائیدن)	نغمہ سرا، زمزمہ سرا، نکتہ سرا، نوحہ سرا
شکن	توڑنا (شکستن)	حوصلہ شکن، بت شکن، قانون شکن
طلب	چاہنا (طلبیدن)	آرام طلب، غور طلب، تحقیق طلب
فروش	بیچنا (فروختن)	عطر فروش، کتب فروش
کدہ	گھر (فارسی)	مے کدہ، ماتم کدہ، عشرت کدہ، نعمت کدہ
کار	کام (فارسی)	بے کار، کاشت کار، دست کار
گار	فاعل (فارسی)	پرہیزگار، طلب گار، خدمت گار
گاہ	جگہ (فارسی)	عیدگاہ، درس گاہ، تعلیم گاہ، دست گاہ، چراگاہ، سیرگاہ

محاورات

تعریف : محاورہ الفاظ کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جو مل کر اپنے لغوی معنی کے بجائے مجازی معنی میں مستعمل ہو۔

جیسے : آنکھ لگنا، یا آنکھوں سے لگا رکھنا۔ آنکھ لگنا یعنی سو جانا اور آنکھوں سے لگا رکھنا یعنی بہت پیار کرنا، ہمیشہ کلیجے سے لگائے رکھنا۔ جیسے کسی شاعر نے کہا : آنکھوں سے لگا رکھی ہے تصویر تمہاری۔

محاوروں کے استعمال سے زبان و بیان میں خوب صورتی پیدا ہوتی ہے۔

محاورات	معنی	جملے میں استعمال
اپنا اُلّو سیدھا کرنا	مطلب نکالنا	آج کل قوم کے رہنما اپنا اُلّو سیدھا کرنے میں لگے ہیں۔
آستین چڑھانا	لڑنے کو تیار ہونا	وہ تو ذرا ذرا سی بات پر آستین چڑھائے پھرتا ہے۔
کلیجہ منہ کو آنا	بہت رنجیدہ ہونا	اس کی تکلیف دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔
ہاتھ پاؤں مارنا	کوشش کرنا	ملازمت کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد کامیابی کی صورت پیدا ہوگی۔
ہاتھ دھو کے پیچھے پڑنا	کسی کی خرابی کے درپے ہونا	وہ ہاتھ دھو کے ہمارے پیچھے پڑ گیا ہے۔
ہتھیلی پر سرسوں جمانا	نہایت عجلت میں کام کرنا	تم نے خوب ہتھیلی پر سرسوں جمائی ہے دوست چار دن پڑھ کر امتحان پاس کر لیا۔
آنکھیں پتھرانا	قریب مرگ ہونا،	
	بہت انتظار کرنا	اس سنگ دل کی وعدہ خلافی تو دیکھیے۔ پتھرا گئی ہیں آنکھیں مری انتظار سے
آنکھیں چار ہونا	آمنا سامنا ہونا،	
	نظر سے نظر ملنا	جب آنکھیں چار ہوتی ہیں، مروّت آہی جاتی ہے
آنکھوں کا تارا ہونا	بہت پیارا ہونا	بیٹا باپ کی آنکھوں کا تارا ہوتا ہے۔
آنکھ کھلی کی کھلی رہ جانا	حیران ہونا	یکایک جو برق آ کے چمکی عرب کی۔ کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی
ناکوں چنے چبوانا	حیران کر دینا، پریشان کرنا	چیونٹی کو حقیر نہ سمجھنا کبھی، ہاتھی کو چبوا دیتی ہے ناکوں چنے۔
ناک میں دم کرنا	پریشان کرنا	پوچھتے کیا ہو تلاطم غم کا۔ ناک میں دم کیا ہے عالم کا

سر آنکھوں پر ہونا	بسر و چشم منظور ہونا	تمھاری بات سر آنکھوں پر، میں یہ کام ضرور کروں گا
سر سے کفن باندھنا	مرنے کے لیے تیار ہونا	آج واں سر سے کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاویں گے کیا (غالب)
سر ہتھیلی پر لیے پھرنا	مرنے کے لیے تیار ہونا	موت کا ڈر کسے ہے اے قاتل۔ سر ہتھیلی پہ لیے پھرتا ہوں
پانچوں انگلیاں گھی میں	ہر طرح سے فائدہ	اب تو آپ کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں، اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے
کان میں تیل ڈال کر بیٹھنا	بے پرواہ ہونا	تم کان میں تیل ڈال کر بیٹھے رہو گے، میری بات نہ سنو گے۔
بال بال بچنا۔	خطرے سے قریب آکے بچنا	ارے وہ تو ٹرین کی زد میں آ گیا تھا لیکن قسمت نے یاوری کی اور وہ بال بال بچ گیا۔
پانو تلے سے زمین نکلنا	ہوش اڑنا	امتحان میں ناکامیابی کی خبر سن کر اس کے پانو تلے سے زمین نکل گئی۔
سینے پر سانپ لوٹنا	عداوت کرنا، حسد، جلن	لوٹتے ہیں سانپ سینے پر امیرؔ۔ دیکھ کر فرقت کی شب کالی گھٹا امیر
اپنے پانو پر کلھاڑی مارنا	اپنی حرکت سے اپنا نقصان کرنا	تم امتحان کی اچھی تیاری نہ کر کے اپنے پانو پر آپ کلھاڑی مار رہے ہو۔
آسمان پر دماغ ہونا	بہت غرور کرنا	اسے ملازمت کیا ملی کہ آسمان پر دماغ ہو گیا۔
آفتاب کو چراغ دکھانا	تجربہ کار کو عقل بتانا	اقبال کے مقابلے میں دوسرے شاعروں کا نام لینا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔

محاورات	معانی	محاورات	معانی
آستین چڑھانا	لڑنے کو تیار ہونا	آگ بگولہ ہونا	بہت خفا ہونا، غصہ کرنا
اینٹ سے اینٹ بجانا	تباہ و برباد کرنا	بغلیں بجانا	خوشی منانا
بال بیکا ہونا	نقصان ہونا	پانی پانی ہونا	شرمندہ ہونا
پتھر کی لکیر ہونا	بات پر اٹل رہنا	پگڑی اچھالنا	بدنام کرنا، بے عزت کرنا
پھولے نہ سمانا	بہت خوش ہونا	ٹیڑھی کھیر ہونا	مشکل کام ہونا
جان کے لالے پڑنا	مصیبت میں پھنسنا	جنگل میں منگل ہونا	ویران جگہ پر چہل پہل ہونا
چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا	آمدنی کے مطابق خرچ کرنا	چار چاند لگنا	خوب صورتی یا خوبی میں اضافہ ہونا
حرف آنا	بدنامی ہونا	خون کا پیاسا ہونا	جانی دشمن ہونا
خون کا گھونٹ پینا	غصے کو برداشت کرنا	خاک چھاننا	بے فائدہ کوشش کرنا
دانت کاٹی روٹی کھانا	بہت گہری دوستی ہونا	دانت کھٹے کرنا	شکست دینا
رال ٹپکنا	لالچ کرنا	رونگٹے کھڑے ہونا	خوف زدہ ہونا
طوطی بولنا	شہرت ہونا	آگ میں تیل ڈالنا	غصہ کو بڑھانا
کان بھرنا	شکایت کرنا	کافور ہونا	غائب ہونا
گھی کے چراغ جلانا	خوشی منانا	گھڑوں پانی پڑنا	بہت شرمندہ ہونا
نو دو گیارہ ہونا	بھاگ جانا	لال پیلا ہونا	خفا ہونا، غصہ ہونا
لوہے کے چنے چبانا	سخت محنت کرنا	لالے پڑنا	مصیبت میں پھنسنا
مٹھی گرم کرنا	رشوت دینا	منہ کی کھانا	شکست کھانا
منہ سے پھول جھڑنا	خوش کلام ہونا	ناک بھوں چڑھانا	برا لگنا
اینٹ سے اینٹ بجا دینا	برباد کر دینا	ہاتھ پیلے کرنا	شادی کرنا

ضرب الامثال

(کہاوتیں)

ضرب الامثال یا کہاوتیں کسی زبان کا اہم سرمایہ ہوتی ہیں۔ اردو میں ان کا ایک وقیع سرمایہ موجود ہے۔

ضرب الامثال کے عقب میں کوئی قصہ، تاریخی واقعہ اور عام مشاہدہ کے علاوہ سماجی اور ثقافتی مظاہر پوشیدہ ہوتے ہیں، ان میں انسانی زندگی کی حقیقتیں دلچسپ، انوکھے اور سبق آموز انداز میں اپنی جھلکیاں دکھاتی ہیں۔

ضرب الامثال	معنی
اونٹ کے گلے میں بلی	سخت شرط، بے میل رشتہ، ایک چیز کے ساتھ دوسری بھی ناچار گلے پڑنا
اندھیر نگری چوپٹ راجا	جہاں حاکم کی بے پروائی سے افراتفری مچی ہوئی ہو
جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم	غیرت مند اور تکلف والے ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں
جس نے کی بے حیائی اس نے کھائی دودھ ملائی	بے حیائی سے آسائشیں حاصل ہو جاتی ہیں
چور کی داڑھی میں تنکا	عیب دار اپنی حرکت سے پہچانا جاتا ہے
داتا دان دے، بھنڈاری کا پیٹ پھٹے	سخی سخاوت کرے لیکن بخیل تکلیف میں مبتلا ہے کہ کیوں اتنا خرچ کیا جا رہا ہے؟
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	پورا پورا انصاف
دستار اور گفتار اپنے ہی کام آتی ہے	اپنی صلاحیت ہی ضرورت پر کام آتی ہے
دال میں کچھ کالا ہے	کوئی راز ہے، کوئی سبب ہے، کوئی مشتبہ امر ہے
دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھے	معاملہ کیا صورت اختیار کرتا ہے، انجام کیا ہوتا ہے، اس کا اندازہ نہیں
روپے کو روپیا کماتا ہے	روپیا خرچ کرنے سے اور روپیا وصول ہوتا ہے۔
رہیں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کا	مفلسی میں تونگری کی امنگ کرنے والوں کی نسبت طنزاً بولتے ہیں
سانچ کہے سو مارا جائے، جھوٹ کہے سو لڈو کھائے	سچ کہنے والے کو مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جھوٹا مزے اڑاتا ہے۔
شوربا حلال، بوٹی حرام	اس موقعے پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی حرام چیز کا ایک حصہ کھانے کے لیے، کھانے کا زبردستی جواز پیدا کر لے اور باقی یوں ہی چھوڑ دے

کمائیں خان خاناں، اڑائیں میاں فہیم	کمائے کوئی اور لٹائے کوئی دوسرے کے مال پر گل چھرّے اُڑانے والے کی نسبت بولتے ہیں
کنواں بچا ہے کنویں کا پانی نہیں بچا	فضول تکرار کرنا، ناجائز شرط لگانا
مرغے کی ایک ہی ٹانگ	کسی بے جا بات پر اَڑ جانا
وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اُڑایا کرتے تھے	اقبال کے دن گئے، بہتر زمانہ گزر گیا
اونچی دکان پھیکا پکوان	صرف شہرت ہی شہرت، اصلیت کچھ بھی نہیں
آدھا تیتر آدھا بٹیر	کسی ایسے جوڑ کو لگانا جو میل نہ کھاتا ہو
اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت	وقت گزرنے کے بعد افسوس کرنا بے کار ہے
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	خود غلطی پر ہو مگر دوسروں پر رعب جمائے
ایک پنتھ دو کاج	ایک کام کے ساتھ کئی کام نکالنا
ایک تو کریلا دوسرے نیم چڑھا	پہلے ہی بگڑا ہوا تھا مزید یہ کہ بروں کی صحبت مل گئی
آم کے آم گٹھلیوں کے دام	ایک چیز سے دہرا فایدہ اٹھانا
اونٹ کے منھ میں زیرا	ضرورت کے لحاظ سے بہت کم ملنا

کچھ مخصوص الفاظ اوران کا باہمی فرق

(بہ اعتبار معنی)

اردو میں ایسے الفاظ کی کمی نہیں جو بہ طور مترادفات (ہم معنی) استعمال ہوتے ہیں مگر معنوی اعتبار سے ان دونوں الفاظ کے درمیان کچھ فرق ضرور ہے۔

۱۔ حسب ونسب : ماں کی طرف سے خاندانی رشتہ جوڑنے کو حسب اور باپ کی طرف سے خاندانی تعلق پیدا کرنے کو نسب کہتے ہیں۔

۲۔ رنج وغم : کسی واقعہ پر معمولی فکر کو رنج اور شدید قسم کی فکر کو غم کہتے ہیں۔ مثلاً : نسیم کے برتاوے رنج ہوا۔ خالد کے انتقال پر غم۔

۳۔ رشک وحسد : کسی کی ترقی کو دیکھ کر جلنا اور اس کی بربادی وزوال کا خواست گار ہونا حسد اور اپنی محنت سے اس جیسا بننے کی

خواہش رشک۔ حسد کرنے والے کو حاسد کہتے ہیں۔ حسد بری اور رشک عمدہ صفت ہے۔

۴۔ ہدیہ اور تحفہ : ہدیہ میں دی جانے والی چیز کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ قیمتی اور اعلا درجے کی ہو مگر تحفہ کے لیے گراں قدر چیز کا تصور ہوتا ہے۔

۵۔ برف اور یخ : ٹھنڈے علاقوں میں سخت سردی کے باعث آسمان سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کی جو سویاں سی گرتی ہیں، انھیں برف اور پانی کے قطرے جب سخت سردی کی بنا پر جم کر موٹی تہ بنا لیتے ہیں تو وہ یخ کہلاتے ہیں۔

۶۔ عزم اور قصد : کسی کام کے شروع کرنے کے ارادہ کو عزم اور جب ارادے کے ساتھ عمل بھی شامل ہو جائے تو وہ قصد کہلاتا ہے۔

۷۔ سہو اور خطا : جو غلطی بھول چوک سے ہو جائے وہ سہو اور جس میں ارادے کا دخل ہو اس کو خطا کہتے ہیں۔

۸۔ وعدہ اور وعید : زمانہ مستقبل میں کسی طرح کی خوش خبری دینے کو وعدہ اور اذیت اور بری خبر دینے کو وعید کہتے ہیں۔ قرآن میں جنت کی بشارت کا وعدہ اور دوزخ کا خوف دلانا وعید ہے۔

۹۔ تعلیم و تربیت : اگر جان کاری علم کے ذریعہ ہو تو وہ تعلیم اور حاصل کردہ تعلیم پر عمل کا نام تربیت ہے۔

۱۰۔ مکان اور گھر : عام مکان کو مکان اور گھر اپنے گھر کے لیے بولا جاتا ہے۔ جیسے: (۱) اس بستی کے سب مکانات عمدہ ہیں (۲) اسکول میں چھٹی ہوئی اور بچے اپنے اپنے گھر چلے۔ مکان میں تکلف اور گھر میں اپنائیت کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ افتخار عارف کا یہ شعر پڑھیے :

مرے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے

۱۱۔ تصنیف و تالیف : کتاب کو از خود لکھنا تصنیف اور دوسروں کی کتابوں کے منتخب حصے کو یکجا کرنے کو تالیف کہتے ہیں۔

۱۲۔ نصیحت اور وصیت : روز مرہ کی زندگی میں ہدایت اور تنبیہ کو نصیحت اور بہ وقت موت کسی خاص امر کی بابت ہدایت کرنے کو وصیت کہتے ہیں۔

۱۳۔ تعزیت اور عیادت : کسی مریض کی مزاج پرسی کے لیے جانا عیادت اور موت کی خبر سن کر پس ماندگان کو تسکین دلانے کو جانا تعزیت کہتے ہیں۔

مختلف الفاظ کی جگہ ایک لفظ

اردو زبان میں ایسے الفاظ بہ کثرت موجود ہیں جو کئی لفظوں میں کہی جانے والی بات کو ایک لفظ میں ادا کر دیتے ہیں، اس طرح تحریر و تقریر میں اختصار پیدا ہوتا ہے۔

آگ کی پوجا کرنے والا	آتش پرست	وہ غیر مسلم جو اسلامی حکومت میں رہے اور جزیہ دے	ذمی
وہ پہاڑ جو آگ اگلتا ہو	آتش فشاں	حضرت علی کی تلوار کا نام	ذوالفقار
وہ شخص جو حضرت علی کی نسل سے ہو	علوی	تماشا دکھانے والا	بازی گر
وہ جنگ جس میں حضورؐ شریک ہوئے	غزوہ	خواہشات نفسانی کا دیوانہ	بوالہوس
رزق دینے والا	رازق / رزاق	وہ چیز جو انسان چھوڑ کر گزر جائے	ترکہ
دوپہر کا کھانا	ظہرانہ	دوپہر کے کھانے کے بعد آرام کرنا	قیلولہ
مرنے والے کے متعلقین سے اظہار ہمدردی۔ تعزیت		وہ مرغ جو ہوا کا رخ بتاتا ہے	مرغ بادنما
بیمار کی دیکھ ریکھ کرنے والا	تیماردار	گود لیا بچہ	متبنّیٰ
تیرنے والا	تیراک	علم حدیث کا جاننے والا	محدّث
وہ جگہ جہاں سکے ڈھالے جاتے ہیں	ٹکسال	ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے والا	مترجم
آلے سے چیر پھاڑ کرنے والا	جرّاح	وہ عورت جو عورتوں کا بناؤ سنگار کرے	مشاطہ
وہ ملازم جو کھانا پکانے پر مامور ہو	باورچی / خانساماں	فوجی سردار کا وہ لشکر جو فوج کے آگے چلے	ہراول، مقدمۃ الجیش
خیمہ بنانے والا	خیام	جس کا باپ مرگیا ہو	یتیم
امتحان لینے والا	ممتحِن	جس کے ماں باپ دونوں مرگئے ہوں	یسیر
امتحان دینے والا	ممتحَن		

متروک الفاظ

متروک کے معنی ہیں ترک کیا ہوا۔ متروک ان الفاظ کو کہا جاتا ہے جن کا استعمال موجودہ زمانے میں نہیں ہوتا۔

زبان کی جیسے جیسے ترقی ہوتی جاتی ہے، الفاظ اور ان کے طریقِ استعمال میں بھی ضرورت کے مطابق تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ یہ زبان کے فروغ کا عمومی سلسلہ ہے۔ آج ہم جن الفاظ اور تراکیب کو استعمال میں لا رہے ہیں، ممکن ہے، ان میں سے بعض آنے والے دنوں میں متروک ہو جائیں اور ان کی جگہ دوسرے الفاظ یا تراکیب چلن میں آ جائیں۔

الفاظ متروک	الفاظ فصیح	الفاظ متروک	الفاظ فصیح	الفاظ متروک	الفاظ فصیح	الفاظ متروک	الفاظ فصیح
آگوں	آگے	اور	طرف	ایدھر	ادھر	اودھر	ادھر
اس کنے	اس کے یہاں	تلک	تک	دراصل میں	دراصل	تجھ سوا	تیرے سوا
جاگہ	جگہ	خرابا پھیلنا	خرابی پھیلانا	کرے ہے	کرتا ہے	دیوے	دے
رہے ہے	رہتا ہے	لوہو	لہو	لگے ہے	لگتا ہے	ستی، سیتی	سے
ایکوں	ایک	اسی نمط	اسی طرح	انھوں کا	ان لوگوں کا	بن	بغیر
بہتیاں ہیں	بہتی ہیں	تجھ تئیں	تجھ کو	ٹک	ذرا	تجھ سوا	تیرے سوا
جوں ایندھن	ایندھن کی طرح	کے تئیں	کو	کبھو	کبھی	مجھ	مجھ سے، میرے
پرے	الگ	پھین	پھر	تدھر	اُدھر	ٹک	ذرا
کسو	کسی	دیویں	دے	لاگا	لگا	لے ہے	لیتا ہے
حیرانگی	حیرانی	اہلِ ہنود	ہنود	وارداتیں	واردات	بلاضرورت	بے ضرورت
قریب المرگ	قریبِ مرگ	برائے مہربانی	براہِ مہربانی				

زبان و بیان کی غلطیاں اور ان کی اصلاح

جملوں کو صحیح ڈھنگ سے لکھنے کے لیے اصول و ضوابط کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ اس کے لیے حسبِ ذیل اصول پر عمل کرنا ہوگا۔

۱۔ جملے کی ترکیب میں فاعل، مفعول اور فعل کی ترتیب لازمی ہے۔ جیسے :

طلبہ کتاب پڑھ رہے ہیں۔ (صحیح ہے) کتاب طلبہ پڑھ رہے ہیں (غلط ہے)

۲۔ فاعل یا مفعول کی تذکیر و تانیث کا خیال رکھتے ہوئے فعل کا استعمال کرنا چاہیے۔

۳۔ فاعل واحد ہے تو فعل بھی واحد، فاعل جمع ہے تو فعل بھی جمع لایا جائے۔ باستثنائے چند۔ جیسے :

(الف) لڑکا فٹ بال کھیل رہا ہے۔

(ب) لڑکے فٹ بال کھیل رہے ہیں۔

(ج) لڑکی سڑک پر چل رہی ہے۔

(د) لڑکیاں سڑک پر چل رہی ہیں۔

مگر اپنے سے بڑوں کے لیے ادب و لحاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے فاعل واحد رہنے کے باوجود فعل جمع لایا جاتا ہے۔ مثلاً :

(الف) میرے والد گھر آئے (ب) وائس چانسلر صاحب آئے (ج) والدہ کھانا پکا رہی ہیں۔

۴۔ بات کرنے والا اگر جمع کا صیغہ استعمال کرتا ہے اور خود مونث ہے تو بھی اسے فعل مونث کے بجائے فعل مذکر استعمال کرنا ہوگا۔
مثلاً : استانیوں نے کہا: "ہم ابھی آتے ہیں" ملکہ نے غصے میں کہا : "ہم تم کو حکم دیتے ہیں"۔

۵۔ 'و' فارسی اور عربی زبان کا حرف عطف ہے۔ اس لیے وہی الفاظ 'و' کے ذریعہ جوڑے جاسکتے ہیں جو فارسی یا عربی زبان کے ہوں۔ مثلاً شب و روز، حمد و ثنا وغیرہ۔ ہندی الفاظ 'و' کے ذریعہ نہ جوڑے جائیں۔ مثلاً : بھدّا و ٹھگنا۔ اونچا و نیچا۔ انھیں اس طرح لکھا جائے۔ بھدّا اور ٹھگنا، اونچا اور نیچا۔

۶۔ جب تینوں ضمیریں اکٹھی ہوں تو پہلے متکلم پھر حاضر آخر میں غائب کی ضمیر استعمال کریں۔ مثلاً : میں، آپ اور وہ پٹنہ ضرور چلیں گے۔

۷۔ عام طور پر تقریر و تحریر میں مندرجہ ذیل قسم کے اغلاط پائے جاتے ہیں۔

(الف) غلط لفظوں کا استعمال (ب) تذکیر و تانیث کی غلطی

(ج) فعل کے استعمال کی غلطی (د) محاورے کی غلطی

(ہ) ضرب الامثال کا غلط استعمال وغیرہ

غلط جملے	صحیح جملے	وجہ صحت و درستگی
۱- احمد نے بولا۔	احمد بولا۔ احمد نے کہا۔	بولنا کے ساتھ عموماً فاعل بغیر علامت لیے آتا ہے۔ لیکن غلطی سے بعض لوگ علامت جوڑ دیتے ہیں علامت مفعول کا استعمال غیر ضروری ہے۔
۲- آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں۔	آپ کی خیریت نیک مطلوب ہے۔	مطلوب اور چاہنا کا مطلب ایک ہے۔ اس لیے ان میں سے کوئی ایک ہی لفظ کا استعمال کرنا چاہیے۔
۳- ہر امراض کا علاج ہو سکتا ہے۔	ہر مرض کا علاج ہو سکتا ہے۔	ہر کے بعد جمع کا صیغہ نہیں آتا ہے۔
۴- یہ تو آئے روز کا جھگڑا ہو گیا۔	یہ تو آئے دن کا جھگڑا ہو گیا۔	آئے لفظ ہندی ہے اور روز فارسی، اس لیے دن کا استعمال صحیح ہے۔ 'آئے دن' صحیح روزمرہ ہے۔
۵- عورتیں کہتی ہیں کہ ہم آئیں تھیں۔	عورتیں کہتی ہیں کہ ہم آئے تھے۔	اہل لکھنؤ جمع متکلم کا صیغہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے یکساں لاتے ہیں۔
۶- اولیاؤں اور انبیاؤں نے فرمایا۔	اولیا و انبیا نے فرمایا۔	ولی کی جمع اولیا اور نبی کی جمع انبیا ہے۔ اس کی جمع "وں" کے ساتھ مزید کیوں بنائیں۔
۷- اہل ہنود مسلمانوں سے بڑھ گئے۔	ہندو مسلمانوں سے بڑھ گئے۔	اہل ہنود غلط ہے۔ ہندو واحد اور جمع دونوں ہے۔
۸- بلا ضرورت کوئی چیز نہیں خریدو۔	بے ضرورت کوئی چیز نہ خریدو۔	بلا غلط ہے۔ صرف 'بے' ہونا چاہیے۔ نہیں کے بجائے نہ۔
۹- آج کل جھوٹ زیادہ کہا جاتا ہے۔	آج کل جھوٹ زیادہ بولا جاتا ہے۔	صحیح روزمرہ "جھوٹ بولا جاتا" ہے۔
۱۰- مریض قریب المرگ ہے۔	مریض قریب مرگ ہے۔	مرگ فارسی ہے۔ الف لام عربی الفاظ کے ساتھ مخصوص ہے۔
۱۱- نو ماہی امتحان ختم ہو چکا۔	نہ ماہی امتحان ختم ہو چکا۔	نو اردو ہے اور ماہ فارسی۔ اس لیے نُہ صحیح ہے۔
۱۲- تجھ کو کیا کہوں مجھ کو شرم آتی ہے۔	تجھے کیا کہوں، مجھے شرم آتی ہے۔	تجھ کو مجھ کو لکھنا فصیح نہیں۔
۱۳- وہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔	وہ عورت بڑی لڑاکو/لڑاکن ہے۔	لڑاکا مذکر مؤنث دونوں ہے۔

غلط جملے	صحیح جملے	وجہ صحت و درستگی
۱۴- آپ کا مشکور ہوں۔	آپ کا شکر گزار ہوں۔	یہاں فاعل ہونا چاہیے اور مشکور مفعول ہے، اس لیے شکر گزار صحیح ہے۔
۱۵- برائے مہربانی میری مدد کر دیں۔	بہ راہِ مہربانی میری مدد کر دیں۔	معنوی اعتبار سے بہ راہِ ہونا چاہیے۔
۱۶- میں آپ کا تابع دار ہوں۔	میں آپ کا تابع ہوں۔	تابع تو خود ہی فاعل ہے۔
۱۷- آپ میرے لیے دعا فرماؤ۔	آپ میرے لیے دعا کریں۔	دعا کرنا دعا مانگنا صحیح ہے۔ بڑوں کے لیے کریں صحیح ہے۔
۱۸- اے خدایا تو معاف کر۔	خدایا تو معاف کر دے یا اے خدا تو معاف کر دے۔	دو دفعہ حرف ندا کا استعمال غلط ہے۔
۱۹- جب میری نیند کھلی۔	جب میری آنکھ کھلی۔	نیند ٹوٹنا تو صحیح ہے لیکن آنکھ کھلنا بھی صحیح ہے۔
۲۰- دراصل میں میں نے کوشش نہیں کی۔	دراصل (یا اصل میں) میں نے کوشش ہی نہیں کی۔	در کا معنیٰ میں ہے۔ اس لیے دو میں کا اجتماع غلط مانا جائے گا۔
۲۱- جامِ شراب کا دور چلنے لگا	شراب کا دور چلنے لگا۔	
۲۲- پولس کو دیکھتے ہی چور آٹھ تین گیارہ ہو گئے۔	پولس کو دیکھتے ہی چور نو دو گیارہ ہو گئے۔	صحیح محاورہ نو دو گیارہ ہونا ہے۔
۲۳- میری آمد بہ روز جمعرات کو ہوئی۔	میری آمد بہ روز جمعرات ہوئی یا میری آمد روز جمعرات کو ہوئی۔	
۲۴- طوطی بول رہی ہے۔	طوطی بول رہا ہے۔	
۲۵- بمعہ اہل وعیال تشریف لائیے۔	مع اہل وعیال تشریف لائیے۔	
۲۶- شب برات کی رات ہم نے آتش بازی دیکھی۔	شب برات میں ہم نے آتش بازی دیکھی۔	
۲۷- دشمن میرے سینے پر مونگ دَل رہا ہے۔	دشمن میری چھاتی پر مونگ دَل رہا ہے۔	چھاتی پر مونگ دَلنا محاورہ ہے۔
۲۸- میں نے فرمایا۔	میں نے کہا۔	

صحیح جملے	غلط جملے
آپ میرے غریب خانے پر آئیں۔	۲۹۔آپ میرے دولت خانے پرآئیں۔
گل روغن اچھا ہے۔	۳۰۔گل روغن کا تیل اچھا ہے۔
اسکول میں لڑکے اور لڑکیاں پڑھتی ہیں۔	۳۱۔اسکول میں لڑکے اور لڑکیاں پڑھتے ہیں۔
تاج محل سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ یا تاج محل مرمر کے پتھروں سے بنا ہوا ہے۔	۳۲۔تاج محل سنگ مرمر کے پتھروں سے بنا ہوا ہے۔
وہ بازار سے لوٹ آیا یا وہ بازار سے واپس آ گیا۔	۳۳۔وہ بازار سے واپس لوٹ آیا۔

حصہ نحو

جملہ

جملہ : لفظوں کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس سے پوری بات معلوم ہو۔اس کے دو اجزا ہوتے ہیں۔ مسند الیہ، مسند۔

مُسند الیہ : جملے کا پہلا جزو ہے۔ جملے میں یہ کام کرنے والا ہوتا ہے۔اسے مبتدا بھی کہتے ہیں اور فاعل بھی۔

مُسند : یہ جملے کا دوسرا جزو ہے۔اس حصے میں مبتدا یا فاعل کے بارے میں کوئی بات کہی جاتی ہے۔جیسے :

مُسند الیہ	مُسند
زید	بیمار ہے۔
محمود	گھر سے آیا۔
لڑکے	کتاب پڑھتے ہیں۔

۱۔ جملے کے آخر میں فعل ناقص (ہے، ہیں، ہو، ہوں، تھا، تھے، تھی) تو ایسے جملے کے مسند الیہ کو مبتدا کہتے ہیں۔ اوپر کی مثال (زید بیمار ہے) میں زید مبتدا ہے کیونکہ اس کے آخر میں فعلِ ناقص آیا ہے۔

۲۔ جملے کے آخر میں اگر فعل لازم ہے، تو اس کے مُسند الیہ کو فاعل کہتے ہیں۔

۳۔ مسند کے کئی اجزا ہو سکتے ہیں۔ فعل ناقص والے جملے میں صرف جزو بھی ہو سکتا ہے اور کبھی جزو کے ساتھ متعلّق فعل بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے : میں گھر پر ہوں۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں مسند کا ایک ہی جزو ہو سکتا ہے یا دو جزو۔ جیسے :

احمد آیا۔ احمد گھر سے نکل آیا۔

فعل متعدّی ہونے پر مسند کے ایک یا دو جزو ہوں گے۔ مفعول اور متعلّق فعل۔ جیسے :

زید کتاب پڑھتا ہے۔ زید دھیرے دھیرے کتاب پڑھتا ہے۔

جملے کی قسمیں

الف : معنیٰ کے اعتبار سے

معنی کے اعتبار سے جملے کی پانچ قسمیں ہیں :

۱۔ خبریہ ۲۔ سوالیہ ۳۔ امریہ ۴۔ استعجابیہ ۵۔ فجائیہ

۱۔ خبریہ : وہ جملہ ہے جس میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کی خبر دی جائے یا نہ دی جائے۔ جیسے : احمد کتاب پڑھتا ہے۔ وہ نہیں سوتا ہے۔

۲۔ سوالیہ : وہ جملہ ہے، جس میں کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جیسے : کیا لڑکے اسکول گئے؟ وہ کیوں پڑھتا ہے؟ یہ کیا ہے؟

۳۔ امریہ : وہ جملہ ہے، جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم معلوم ہو یا کسی کام کے کرنے سے منع کیا جائے۔ جیسے : پانی لاؤ۔ مت کھیلو۔

۴۔ استعجابیہ : وہ جملہ ہے جس میں حیرت اور تعجّب کا اظہار کیا جائے۔ جیسے : یہ پھول کتنا خوب صورت ہے! کتنی اچھی بات ہے!

فجائیہ : خوشی یا غم کے موقعے سے جو بے اختیار الفاظ نکلتے ہیں، انھی پر یہ جملہ مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے افسوس! وہ مر گیا! ہائے! وہ ڈوب گیا! واہ محمود کھیل میں جیت گیا!

ب : بناوٹ کے اعتبار سے

بناوٹ کے اعتبار سے جملے کی تین قسمیں ہیں :

۱۔ جملہ مفرد

۲۔ جملہ مرکب مطلق

۳۔ جملہ مرکب ملتف

۱۔ جملہ مفرد : یہ وہ جملہ ہے جس میں ایک مسندالیہ اور ایک مسند ہو۔ جیسے :

میں کتاب پڑھتا ہوں۔ شمع روتی ہے۔ آفتاب طلوع ہوا۔

۲۔ جملہ مرکب مطلق : اس میں دو یا دو سے زیادہ جملے شامل ہوتے ہیں اور انھیں حرف عطف وغیرہ کے ذریعے جوڑا جاتا ہے لیکن معنوی اعتبار سے ایک جملے کا دوسرے جملے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جیسے :

پرویز اسکول میں پڑھتا ہے اور اس کی بہن کام کرتی ہے۔

۳۔ جملہ مرکب ملتف : اس میں کئی جملے شامل ہوتے ہیں لیکن ان میں ایک اصل جملہ ہوتا ہے اور دوسرے جملے اس کے ماتحت اور تابع ہوتے ہیں۔ ہر جملے کا معنوی اعتبار سے دوسرے سے تعلق ہوتا ہے۔ اگر صرف ایک ہی جملہ بولا جائے اور دوسرا جملہ نہیں کہا جائے تو بات پوری نہیں ہوگی۔ جیسے :

میں جیسے ہی گھر سے نکلا، بارش شروع ہوگئی۔

رموزِ اوقاف

نشانِ اوقاف اُن علامتوں کے نام ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے سے الگ کرتے ہیں۔ کئی بار ایک جملے کے مختلف حصّوں کو الگ کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں بھی نشانِ اوقاف کا استعمال ہوتا ہے۔ پڑھنے اور بولنے کے دوران سانس کی ایک عمومی رفتار ہوتی ہے جس کے سبب انسان رُک رُک کر، مناسب ٹھہراو کے ساتھ بولتا ہے۔ اسی لیے موزوں نشانِ اوقاف کے استعمال سے کسی عبارت کو بولتے ہوئے آدمی کو سہولت ہوتی ہے اور معنوی ترسیل میں بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

نمبر شمار	علاماتِ اوقاف	اردو نام	انگریزی نام
۱	،	سکتہ (مختصر ٹھہراو)	Comma
۲	؛	وقفہ (ٹھہراو)	Semi Colon

۳	:	رابطہ	Colon
۴	:-	تفصیلیہ	Colon and Dash
۵	۔	ختمہ	Full Stop
۶	!	ندائیہ، فجائیہ	Note of Exclamation
۷	؟	سوالیہ نشان	Sign of Interrogation
۸	—	خط	Dash
۹	[ ]-( )-{ }-	قوسین	Brackets
۱۰	' ' " "	واوین	Inverted Comma

Comma (،) سکتہ

یہ سب سے مختصر وقفے کی علامت ہے۔ درج ذیل مواقع پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔

(i) اسما یا ضمائر کے درمیان جو باہم یک دیگر بدل کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ جیسے : خالد، حامد، وسیم، نسیم

(ii) ایک ہی طرح کے تین یا تین سے زائد الفاظ جو ساتھ ساتھ استعمال کیے گئے ہوں۔ جیسے :

(۱) دریا، پہاڑ اور جنگل

(۲) میل، محبت

(۳) دنیا کی تمام جنگیں، زن، زر یا زمین کے لیے ہوئیں۔

(۴) بڑھیا کے مرنے کا غم نہیں، فرشتوں نے گھر دیکھ لیا۔

(۵) 'آگ کا دریا'، قرۃ العین حیدر کا بہترین ناول ہے۔

(۶) (۱) قید میں یعقوب نے لی، گو نہ یوسف کی خبر

(۲) لیکن آنکھیں، روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں

Semi Colon(؛) وقفہ

کئی لفظوں کے درمیان جب سکتہ کی علامت لگی ہو تو کبھی کبھی جملے کے آخری جزو سے پہلے طویل وقفے کی ضرورت محسوس

ہوتی ہے۔ ایسے موقعے سے آخری ٹکڑے سے پہلے وقفہ کی علامت لگاتے ہیں۔ کسی ایک جملے کے مکمل دو اجزا کے درمیان بھی وقفے کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۱) احمد آباد، بتیا، مظفر پور: ان سب شہروں میں وبا پھوٹ پڑی۔

(۲) جہاں تاب آفتاب، یہ چودھویں کا چاند: یہ سب خالق کائنات کے حسین کرشمے ہیں۔

(۳) سنو! عالم دو ہیں۔ ایک عالم ارواح اور ایک عالم آب و گل؛

(۴) محمد حسین آزاد کی آب حیات، نیرنگ خیال، دربار اکبری؛ شبلی کی موازنۂ انیس و دبیر، الفاروق، سیرت النبی؛

(۵) جو جاگے گا، سو پائے گا؛ جو سوئے گا، وہ کھوئے گا۔

رابطہ (:) Colon

اس کا ٹھہراو وقفے سے زیادہ ہوتا ہے۔ بڑے جملوں میں جب کسی ایسی بات کی تشریح کرنی ہوتی ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے تو ایسے موقعوں پر رابطہ کی علامت استعمال کرتے ہیں۔ کسی قول کی نقل کرتے ہوئے یا مثال دیتے ہوئے رابطہ کا استعمال ہوتا ہے۔

(۱) کسی کے قول یا کہاوت کی نقل کرنے سے پہلے۔ جیسے بزرگوں کا قول ہے :

(۲) مثالوں سے پہلے۔ دہلی میں مسلم دور حکومت کی بہت سی تاریخی عمارتیں ہیں : قطب مینار، لال قلعہ

(۳) الفاظ اور اس کے معنی کے درمیان رابطہ کی علامت لاتے ہیں۔ سعی پیہم : مسلسل کوشش

(۴) شعر یا مصرع کا حوالہ دینے سے پہلے : حضرت ابھی سے گھبرا گئے : آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

انگریزی کا ایک مقولہ ہے : ہر وہ شے جو چمکتی ہے، سونا نہیں ہوتی

تفصیلیہ (-:) Colon and Dash

حسب ذیل مواقع پر استعمال ہوتا ہے۔

(۱) اقتباس یا فہرست کی پیشی کے موقع پر جیسے : مولانا آزاد نے ایک موقعے سے کہا تھا :-

(۲) ایک ہی جملہ میں جب کئی باتیں کہی گئی ہوں۔

ناریل کے فوائد بے شمار ہیں :- اس کا تیل جلاتے ہیں کھانے میں ڈالتے ہیں۔

(۳) کسی اصول یا قاعدے کی مثال تحریر کرتے وقت۔ (۱) صفت وہ کلمہ ہے جس سے کسی اسم کی اچھائی یا برائی کا اظہار ہو۔

Full Stop(۔) ختمہ

(۱) جملے کے خاتمے پر۔تندرستی ہزار نعمت ہے۔

(۲) انگریزی کے مخففات کے درمیان۔جیسے : پی۔جی۔ٹی۔، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔

Sign of Exclamation ندائیہ، فجائیہ

(۱) کسی کو مخاطب کرنے کے وقت۔اے صاحبو!

(۲) خوشی، غم، حیرت، خوف، نفرت کے موقعے سے۔مثلاً آہاہا! افسوس! سبحان اللہ! ہائے!

Sign of Interrogation (؟) سوالیہ

۱۔ سوال کے بعد۔کہاں رہتے ہو؟

Long Dash (–) خط

ختمہ سے بڑی لکیر خط کی ہوتی ہے۔وضاحت کے سلسلے سے تفصیل بتانے کے لیے خط کا استعمال ہوتا ہے۔انگریزی میں طویل جملے کے درمیان ایک مکمل مختصر جملے کو بہ طور وضاحت شامل کرتے ہوئے خط کا استعمال کرتے ہیں لیکن اردو میں ابھی اس کا چلن عام طور پر نہیں دیکھا جاتا۔جملۂ معترضہ کے آغاز اور اختتام میں خط کے استعمال سے معنوی الجھاوے سے بچا جا سکتا ہے۔

Brackets (   ) قوسین

(۱) میری گھڑی (جو تم نے شادی کے موقعے پر دی تھی) گم ہو گئی۔

(۲) سجاد ظہیر (اردو کے مشہور افسانہ نگار) کو اکاڈمی ایوارڈ دیا گیا۔

(۳) میں نے دہلی کی تمام تاریخی عمارتوں (علاوہ ہمایوں کا مقبرہ) کی سیر کر لی ہے۔

Inverted Comma(‘ ’ / “ ”) واوین

(۱) جب کسی کے قول کو اسی کے الفاظ میں لکھنا ہوتا ہے۔

پنڈت نہرو کا نعرہ تھا ”آرام حرام ہے“

(۲) حالؔی نے مرزا غالبؔ کو ”حیوانِ ظریف“ کہا ہے۔

(۳) علم عروض کی اصطلاح میں، شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے یا کاٹنے کا نام ”تقطیع“ ہے۔

عروض و بلاغت سے متعلّق چند ضروری اصطلاحات

۱۔ حقیقت و مجاز : لفظ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اگر اس سے وہی معنی مراد لیے جائیں تو اسے حقیقت (حقیقی معنی) کہتے ہیں لیکن اگر وہ معنی مراد نہ ہو بلکہ ایسا معنی مراد ہو جس کے لیے اسے وضع نہیں کیا گیا ہے تو اسے مجاز (مجازی) کہتے ہیں۔

۲۔ تشبیہ : کسی مشابہت کے سبب جب ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہ قرار دیا جائے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔

۳۔ استعارہ : جب لفظ اپنے لغوی معنی کو ترک کر کے نئے معنی مستعار لیتا ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔

جیسے : کسی بہادر انسان کو دیکھ کر کہا جائے کہ میں نے شیر دیکھا۔

۴۔ کنایہ : کنایہ کے طور پر برتے جانے والے الفاظ اپنے مروّجہ لغوی معنی سے علاحدہ مضمون میں استعمال ہوتے ہیں لیکن اس التزام کے ساتھ کہ ان سے لغوی معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ جیسے :

ساقی وہ دے ہمیں کہ ہوں جس کے سبب سے ہم
محفل میں آب و آتش و خورشید ایک جا

۵۔ مجازِ مرسل : لغت میں ہر لفظ کے معنی وضع کیے گئے ہیں لیکن مجازِ مرسل میں لفظ کا استعمال اس کے علاوہ کسی اور معنی میں کیا جاتا ہے اور اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کے سوا کوئی دوسرا تعلق ہو۔ مثال :

جب ہاتھ اُس کی نبض پہ رکھا طبیب نے
محسوس یہ کیا کہ بدن میں لگی ہے آگ

۶۔ تضاد (طباق) : کسی کلام میں دو یا زیادہ ایسے معنوں کا یکجا ہونا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔ مثال :

انجامِ وفا یہ ہے کہ جس نے بھی محبت میں
مرنے کی دعا مانگی ، جینے کی سزا پائی (نشور واحدی)

۷۔ تجاہلِ عارفانہ : کسی چیز کی نسبت باوجود علم کے، اپنی ناواقفیت ظاہر کرنا۔ مثال :

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟ (غالب)

۸۔ حسنِ تعلیل : کسی چیز کے لیے کوئی ایسی وجہ بیان کرنا جو چاہے واقعی تو نہ ہو مگر اس میں کوئی شاعرانہ جدّت و نزاکت ہو۔ مثال :

بے سبب زلزلہ عالم میں نہیں آتا ہے
کوئی بے تاب تہہ خاک تڑپتا ہوگا

۹۔ حشو : شعر میں ایسے الفاظ کا آجانا، جو غیر ضروری ہوں، حشو ہے۔ مثال :

روئے آنسو اس قدر ہم ہجر میں
اشک کے طوفاں سے دریا ہو گیا

پہلے مصرعے میں 'آنسو' حشو ہے۔

۱۰۔ لف ونشر مرتّب : پہلے چند چیزیں ایک ترتیب سے بیان کی جائیں اور دوسرے مصرعے میں وہی چیزیں یا اُن کے مناسبات اُسی ترتیب سے درج کیے جائیں۔ مثال :

نہ ہمت، نہ دل ہے، نہ قسمت، نہ آنکھیں
نہ ڈھونڈا، نہ سمجھا، نہ پایا، نہ دیکھا

۱۱۔ لف ونشر غیر مرتب : کلام میں مناسبات کا ذکر بلا ترتیب ہوتا ہے۔ مثال:

رُخ وجبین ومژہ نیز چشم وابرو کو
سنان وبدر ومہہ ونرگس وہلال لکھا (نظیر اکبرآبادی)

۱۲۔ مبالغہ (غلو، اغراق) : کسی شخص یا چیز کی تعریف (یا مذمّت) اس حد تک کرنا کہ سننے والے کو انتہا معلوم ہو۔ اس مرحلے میں عقل وعادت سے قربت بھی لازم نہیں۔ مثال :

گرمی سے مضطرب تھا زمانہ زمین پر
بُھن جاتا تھا جو گرتا تھا دانہ زمین پر (انیسؔ)

اُس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے، آواز تو دیکھو (مومنؔ)

۱۳۔ مراعات النظیر : چند ایسی چیزوں کا ایک جگہ بیان کرنا جن میں تضاد کے سوا کسی اور طرح کی مناسبت ہو۔ مثال:

خط بڑھا، زلفیں بڑھیں، کاکُل بڑھے، گیسو بڑھے
حُسن کی سرکار میں جتنے بڑھے، ہندو بڑھے (ذوقؔ)

۱۴۔ مکرِ شاعرانہ : کوئی بات ایسی کہی جائے جس کا اصل مقصد کچھ اور ہو اور ظاہر کچھ اور ہوتا ہو۔ مثال :

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

۱۵۔ ہجوِ ملیح : کسی شخص یا چیز کی ہجو ایسے الفاظ میں کرنا جن سے بہ ظاہر ہجو نہ معلوم ہو بلکہ تعریف کا کوئی پہلو جھلک جائے۔ مثال :

عدالت ان دنوں ایسی بڑھائی ہے زمانہ نے
کہ شمشیر و گلو پیتے ہیں اک ہی گھاٹ پر پانی (منیر شکوہ آبادی)

۱۶۔سیاق الاعداد : اعداد کا ذکر ترتیب یا بلا ترتیب آئے۔ مثال :

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار (غالبؔ)

۱۷۔محتمل الضدین : کسی کلام میں دو متضاد معنوں کا یکساں استعمال ہونا، اس طرح سے کہ کسی معنی کو ترجیح نہ دے سکیں۔ مثال :

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا (غالبؔ)

۱۸۔تلمیح : شعر میں کسی تاریخی واقعے کا بیان تلمیح کہا جاتا ہے۔ مثال :

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی
بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا (غالبؔ)

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی (اقبالؔ)

۱۹۔تلمیع : شعر میں یہ التزام کہ ایک ساتھ دو زبان کے مصرعے آزادانہ طور پر مستعمل ہوں۔ مثال :

بہارِ زندگی برباد کردی
قیامت اے دلِ ناشاد کردی

۲۰۔تفریق : شعر میں ایک قسم کی دو چیزوں کا بیان لیکن ان کے درمیان فرق واضح ہو جائے۔ مثال :

ابروے جاناں میں اور کعبے میں ظاہر ہے یہ فرق
یہ خدا کی ہے بنا، بندے کی وہ تعمیر ہے (قلقؔ)

۲۱۔ایہام (توریہ) : شعر میں کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جائے جس سے ابتداً معنی میں ایک وہم پیدا ہو۔ اس وجہ سے ایسے اشعار میں عام طور پر دو معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ عموماً ایک قریب کا ہوتا ہے، ایک بعید کا۔ شعرا اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ پہلے جو معنی قاری کے ذہن میں آئے وہ وہی نہیں ہو جو شاعر نے سوچ رکھا ہے۔ مثال :

قبر پر میری لگایا نیم کا اس نے درخت
بعد مرنے کے مری توقیر آدھی رہ گئی

۲۲۔ صنعتِ عکس : کلام میں الفاظ یا فقرے اس طرح مکرر استعمال کیے جائیں کہ ان کی ترتیب الٹ جائے۔ مثال :

خفا کیوں صنم ہے، نہیں بھید کھُلتا
نہیں بھید کھلتا خفا کیوں صنم ہے (بہادر شاہ ظفرؔ)

رنجش ہی سہی، دل کو دکھانے کے لیے آ
آ پھر سے مجھے بھول کے جانے کے لیے آ (احمد فرازؔ)

۲۳۔ جمع وتفریق : دو یا دو سے زیادہ چیزوں کو ایک موضوع سے جمع کرنا اور پھر ان میں فرق ظاہر کرنا۔ مثال :

بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا (غالبؔ)

۲۴۔ صنعت سوال وجواب: کسی شعر میں ایک مکمل مکالمہ کی صورت پیدا ہونا یعنی ایک ہی ساتھ سوال و جواب دونوں موجود ہوں۔ مثال :

پوچھا کہ ' طلب ' کہا ' قناعت '
پوچھا کہ ' سبب ' کہا کہ ' قسمت ' (دیا شنکر نسیمؔ)

۲۵۔ حسنِ طلب : کسی چیز کی طلب دل پسند انداز میں کرنا حسنِ طلب ہے۔ کئی بار ایسا محسوس ہوگا کہ شاعر نے کچھ طلب کیا ہی نہیں۔ مثال :

آپ کا بندہ اور پھروں ننگا
آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھار (غالبؔ)

۲۶۔ تجنیس: صورت اور تلفّظ کے اعتبار سے لفظوں کا مشابہ ہونا لیکن معنی میں مختلف ہونا تجنیس کہلاتا ہے۔ جیسے :

بھیجی ہے جو مجھ کو شہِ جمجاہ نے یہ دال
ہے لطف و عنایات شہنشاہ پہ دال (غالبؔ)

۲۷۔ قافیہ : قافیہ وہ لفظ ہے جو شعر یا مصرع کے آخر میں لیکن ردیف کے پہلے آتا ہے اور دوسرے مصرعے یا شعر میں اُسی جگہ آنے والے لفظ کے ساتھ صوتی مشابہت رکھتا ہے لیکن پوری پوری نقل نہیں کرتا بلکہ اس سے کچھ مختلف ہوتا ہے انھیں ہم آہنگ الفاظ کے بہ طور پہچان سکتے ہیں۔ مثلاً دیوار، سردار، ہار، سنسار

۲۸۔ ردیف : وہ لفظ جو شعر یا مصرعوں کے آخر میں مکرّر آوے، ردیف کہلاتا ہے۔

۲۹۔ حرفِ روی : وہ حرف یا حروف جو قافیے کے آخر میں مکرّر آوے، اسی پر قافیے کی بنیاد ہوتی ہے۔

۳۰۔ کلامِ موزوں :عَروض کے کسی وزن کے مطابق کلام ہو۔ اس لیے کلامِ موزوں کے لیے وزن یا بحر کا ہونا ضروری ہے۔ مثلاً :

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا (غالبؔ)
شام ہی سے بجھا سا رہتا ہے دل ہوا ہے چراغ مفلس کا (محمد تقی میرؔ)

۳۱۔ تقطیع : اصطلاح میں شعر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ارکان بحر کے مطابق کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی متحرک کے مقابل متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن اجزا و حروف رکھے جاتے ہیں۔ تقطیع میں حروف ملفوظ کی تعداد اور حرکات و سکون کا اعتبار کرتے ہیں :

جو اس شور سے میر روتا رہے گا

ج اس شو ر سے می ر ر روتا ر رہے گا

ف عولن رف عولن رف عولن رف عولن

فعولن فعولن فعولن فعولن

تو ہم سایہ کا ہے کو سوتا رہے گا

ت ہم سا ری کا ہے رک سوتا ر رہے گا

ف عولن رف عولن رف عولن رف عولن

فعولن فعولن فعولن فعولن

۳۲۔ مطلع : غزل کا پہلا شعر جس میں دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔

۳۳۔ حسنِ مطلع : مطلع کے بعد اگر غزل میں دوسرا شعر ایسا آئے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ردیف ہوں، وہ حسن مطلع کہا جائے گا۔ اسے 'مطلع ثانی' اور 'زیب مطلع' بھی کہتے ہیں۔

۳۴۔ مقطع : غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص پیش کرتا ہے۔

۳۵۔ سبب : دو حرفی لفظ کو سبب کہتے ہیں۔ جیسے : دم، تن وغیرہ۔

۳۶۔ وتد : سہ حرفی لفظ کو وتد کہتے ہیں۔ جیسے : چمن، قلم وغیرہ۔

۳۷۔ فاصلہ : چہار حرفی لفظ کو فاصلہ کہتے ہیں۔ جیسے : بچی، علوی وغیرہ۔

۳۸۔ بحر متقارب : فعولن

۳۹۔ بحر متدارک : فاعلن

۴۰۔ بحر ہزج : مفاعیلن

۴۱۔ بحر رمل : فاعلاتن

۴۲۔ بحر رجز : مستفعلن

۴۳۔ بحر کامل : متفاعلن

۴۴۔ بحر وافر : مفاعلتن

URDU GRAMMAR

For Class XI & XII

BIHAR STATE TEXTBOOK PUBLISHING CORPORATION LTD., PATNA
बिहार स्टेट टेक्स्टबुक पब्लिशिंग कॉरपोरेशन लिमिटेड, बुद्ध मार्ग, पटना